رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و سعادتمندین سے عسہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذہب والون سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عہ ۱۲

نمبر ۴۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

قادیان مین سکھاشاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر۔ اور شر کا مقابلہ نکرنے کی تعلیم دیتے ہین اسلئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہین مین آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیون پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہون لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھتا ہون + اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہین۔ قادیان کے سکھون کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدورون سے کسیان اور ٹوکریان چھین کر لے گئے ہین جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے مین مبالغہ نہین کہ یہان کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریون اور کسیون کی خرید سے بے فکر ہو چکے ہین۔ انہین جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہین اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہین لیکن اب صبر کی حد ہو چکی زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم مین نہین رہی اسلئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ دار حکام کو سنائینگے اور اپنے درد کی دوا انہین سے چاہینگے۔

تازہ واقعہ ۱۴ دسمبر کی صبح کا ہے کہ بہت سے سکھون کا ایک گروہ میان احمد نور پر بلوا کر کے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا وہ کسی طرح انکے قبضہ سے نکلکر بھاگا اور بھاگ کر کسی مکان مین گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھاشاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اسکے گھر کے دروازے پر پہونچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیان دے رہے تھے کوئی اندر اینٹین پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعہ دار قادیان کو اطلاع دی گئی وہ سنتے ہی موقع واردات پر پہونچے اور انہون نے آکر نہایت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا + لیکن یہ لوگ بڑے جوش مین تھے۔ ڈانگون اور لاٹھیون سے مسلح تھے۔ اور کہتے تھے کہ بس مارو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ مین مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندر خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے۔ اور انہون نے نہایت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت مین ہے موقعہ واردات کو دیکھا اور سب کے بیانات لئے + اور ۱۴ کس کو ملزم قرار دیکر ۱۹ تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کیواسطے مقرر کی + یہہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگون کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ مین یہان کے بعض اور لوگ ہین جنکی بابت غالباً بعض گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد مل سکے گی کہ انہون نے کبھی ہماری مخالفت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ جسکے متعلق مقامی ذمہ دار حکام یقیناً بے خبر نہین ہونگے + قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہین کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہین ایسی سکھاشاہی سرکار انگریزی کے راج مین سخت اندھیر ہے اور اگر اسکا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ مین ہے اور اس امر مین ایڈیٹر الحکم کو محض اسوجہ سے کہ وہ ایسے معاملات مین قلم سے کام لیتا رہا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جسکے لئے مین اپنے ضلع کے ذمہ دار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہون اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہون۔ جن لوگون کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشین اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہین اور اسکی تہ مین جو امر ہے اسکا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاویگا۔

ایڈیٹر الحکم

حیاتِ صافی

مخدوم الملۃ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی پاک لائف لکھنے کے لئے مین مٹیریل بہم پہونچا رہا ہون اسلئے اگر کسی صاحب کے پاس مولویصاحب کا کوئی خط (خواہ وہ کیسا ہی ہو) کوئی مضمون جو چھپا نہ ہو۔ کوئی نظم یا اور تحریر ہو تو مجھے اسکی نقل صحیح بھجوا دین۔ اور یا آپ کی لائف کے واقعات مین سے کسی واقعہ کا علم ہو تو وہ بھی لکھ بھیجین علاوہ برین اگر کسی اخبار مین صاحب موصوف کے متعلق کوئی مضمون خواہ مخالف ہو یا موافق چھپا ہو تو ایسا اخبار بھی مجھے بھیجدیا جاوے یا اسکی صحیح نقل مع تاریخ نمبر و صفحہ اخبار ہو۔ مین اگر زندہ رہا اور اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ العزیز جنوری مین اسکام کو شروع کرونگا۔ ایڈیٹر الحکم۔

سفرنامۂ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مسیح موعود کی سچائی کا ایک نشان

ان خیالات سے جو میرے سر میں رات کی اسکی تاریکی اور تنہائی میں یکے بعد دیگرے گذر رہے تھے سب سے پہلے یہ خیال گذرا کہ یہ ریل گاڑی جس پر سوار ہو کر ہم جا رہے ہیں بجائے خود ہمارے سید و مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت اور اسکے زمانہ کے علامات میں ایک علامت ہے۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

کاش کوئی آنکھ دیکھے!

اگرچہ میرا خیال ہے کہ عموماً ناظرین الحکم اجمالی طور پر اس نشان کو سمجھ گئے ہونگے مگر میں محض اس خیال سے (کہ عوام کو فائدہ پہونچے اور اسکی تصریح سے اپنے آقا و ولی نعمت کی تصدیق اور تائید ہو) کھولکر بیان کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے آثار و علامات بہت بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے ایک **نشان** وہ ہے جو قرآن کریم کی آیت کریمہ **واذا العشار عطلت** میں بیان کیا گیا ہے اور اس کی تصدیق میں یہ حدیث موجود ہے **ولیترکن القلاص فلا یسعی الیھا** یہ **زمینی نشان** ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **صداقت** کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ اور اسی **نشان** کے ذریعہ قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

اور اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آرہا ہے لیکن یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظمہ میں آئیگی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائیگا تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لیکر مکہ سے مدینہ کیطرف جاتے تھے یکدفعہ بیکار ہو جائیں گے اور ایک انقلاب عظیم عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا طیار ہو جائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانیکی طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں جا پہونچا کریں بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدت میں اونٹ کی سواری تمام دنیا میں سے اٹھ جائے گی اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دنیا اس کو بچشم خود دیکھے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل کا طیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دنیا میں ریل کا پھر جانا ہے ✣ کیونکہ اسلام کا مرکز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے۔ اگر سوچکر دیکھا جائے تو اپنی کیفیت کی رو سے خسوف کسوف کی پیشگوئی اونٹوں کے متروک ہونے کی پیشگوئی ایک ہی درجہ پر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ جیسا کہ خسوف کسوف کا نظارہ کروڑہا انسانوں کو اپنا گواہ بنا گیا ہے ایسا ہی اونٹوں کے متروک ہونے کا نظارہ بھی ہے بلکہ یہ نظارہ کسوف خسوف سے بڑھکر ہے کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹہ تک رہ کر دنیا سے گذر گیا۔ مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ پہلے اونٹ ہوا کرتے تھے ذرا اوس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائیگا یا مدینہ سے مکہ کیطرف آئے گا تو اوس نئی طرز کے قافلہ میں عین اوس حالت میں جبکہ وقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا کہ **واذا العشار عطلت** یعنے یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اونٹنیاں بیکار کی جائینگی اور ایک حمل وار اونٹنی کا بھی قدر نہ رہے گا جو اہل عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی اور یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کیطرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ **ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا** یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائینگی اور ان پر کوئی سوار نہیں ہوگا تو سننے والے اس پیشگوئی کو سنکر کسقدر وجد میں آئیں گے اور کس قدر انکا ایمان قوی ہوگا جس شخص کو عرب کی پرانی تاریخ سے کچھ واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اونٹ اہل عرب کا بہت پرانا رفیق ہے اور عربی زبان میں ہزار کے قریب اونٹ کا نام ہے اور اونٹ سے اسقدر قدیم تعلقات اہل عرب کے پائے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں بیس ہزار کے قریب عربی زبان میں ایسا شعر ہوگا جس میں اونٹ کا ذکر ہے اور خدا تعالےٰ خوب جانتا تھا کہ کسی پیشگوئی میں اونٹوں کے ایسے انقلاب عظیم کا ذکر کرنا اس سے بڑھکر اہل عرب کے دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے اور پیشگوئی کی عظمت انکی طبیعتوں میں بٹھانے کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ اسی وجہ سے یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اچھلنا چاہیئے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اُس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلاد شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے اون سے الگ ہو جائیگا سبحان اللہ کسقدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ قرآن شریف کی سچائی اور من جانب اللہ ہونے کے لئے یہ ایک ایسا نشان دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے کہ نہ توریت میں ایسی بزرگ اور کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں۔ ہندوؤں کے ایک پنڈت دیانند نام نے ناحق فضولی کے طور پر کہا تھا کہ وید میں ریل کا ذکر ہے یعنی پہلے زمانہ میں آریہ ورت (ملک ہند) میں ریل جاری تھی مگر جب ثبوت مانگا گیا تو بجز بیہودہ باتوں کے اور کچھ جواب نہ تھا اور دیانند کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وید میں پیشگوئی کے طور پر ریل کا ذکر ہے کیونکہ دیانند اسبات کا معترف ہے کہ وید میں کوئی پیشگوئی نہیں بلکہ اسکا صرف یہ مطلب تھا کہ ہندوؤں کے عہد سلطنت میں بھی یورپ کے فلاسفروں کیطرح ایسے کاریگر موجود تھے اور اُس زمانہ میں بھی ریل موجود تھی یعنی ہمارے بزرگ بھی انگریزوں کی طرح کئی صنعتیں ایجاد کرتے تھے لیکن قرآن شریف یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ کسی زمانہ میں ملک عرب میں ریل موجود تھی بلکہ آخری زمانہ کے لئے ایک عظیم الشان پیشگوئی کرتا ہے کہ اُن دنوں میں ایک بڑا انقلاب ظہور میں آئیگا اور اونٹوں کی سواری بیکار ہو جائیگی اور ایک نئی سواری دنیا میں پیدا ہو جائے گی جو اونٹوں سے مستغنی کر دے گی یہ پیشگوئی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں حدیث مسلم میں بھی موجود ہے جو مسیح موعود کے زمانہ کی علامت بیان کی گئی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی کو قرآن شریف کی اس آیت سے ہی استنباط کیا ہے **واذا العشار عطلت** سے یاد رہے کہ قرآن شریف میں دو قسم کی پیشگوئیاں ہیں ایک قیامت کی اور ایک زمانہ آخری کی مثلاً جیسے یاجوج ماجوج کا پیدا ہونا اور اون کا تمام ریاستوں پر فائق ہونا یہ پیشگوئی آخری زمانہ کے متعلق ہے اور حدیث مسلم نے پیشگوئی **یترک القلاص** میں صاف تشریح کر دی ہے اور کھولکر بیان کر دیا ہے کہ مسیح کے وقت میں اونٹ کی سواری ترک کر دی جائے گی۔

الغرض

اس سواری پر سوار ہو کر دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کو چاہتا تھا خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ خدا کا برگزیدہ اور اسکے اپنے ہاتھ سے کیا ہوا مسیح موعود ہمارے ساتھ تھا۔ اور اسکی رفاقت نے آج خصوصیت کے ساتھ اس پیشگوئی پر غور کرنے کا موقع دیدیا تھا۔ میں دل ہی دل میں عجیب لذت لے رہا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کشفی نظر کسقدر تیز اور دوربین ہے جسکی نظیر اولین اور آخرین میں مل نہیں سکتی۔ انہیں خیالات کے سلسلہ میں ان احادیث کی طرف چلا گیا جن میں ہو بہو اس سواری کا نقشہ کھینچا گیا ہے کیونکہ یہ سفر رات ہی کا سفر تھا۔ اور رات کی تاریکی اور سنسانی میں بھی یہ **خر دجال** اپنی آواز میں رکاتا ہوا اسی طرح جا رہا تھا جسطرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت خبر دی تھی۔ اس مقام پر ان احادیث کا مجموعی طور پر لکھ دینا غالباً ناظرین الحکم کے لئے فائدہ اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

یخرج الاعور الدجال من یھودیۃ اصبھان لم یخلق لہ عین والاخری کانھا کوکب من وجنۃ من دم یشوی فی الشمس شیئا یتناول الطیر من الجولۃ ثلاث صیحات یسمعھا اھل المشرق والمغرب لہ حمار ما بین عرض اذنیہ اربعین باعًا یطا کل منھل فی کل سبعۃ ایام یسیر معہ جبلان احدھما فیہ اشجار وثمار وماء واحدھما فیہ دخان ونار یقول ھذہ الجنۃ وھذہ النار رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر۔

ترجمہ:۔ حاکم اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلیگا اور اسکی آنکھ پیدا نہ ہوئی ہوگی اور اسکی دوسری آنکھ ستارہ کی سی ہوگی جس میں خون ملا ہو۔ سورج میں کوئی چیز بھونے گا اور اڑتے ہوئے جانور کو پکڑ لیگا تین آوازیں کریگا جسکو مشرق والے اور مغرب والے سن لینگے۔ اسکا ایک گدھا ہوگا۔ اسکے دو کانوں کے درمیان چالیس باع کا عرض ہوگا ہر گھاٹ کو ہر ہفتہ میں طے کیا کریگا اور اسکے ساتھ دو پہاڑ ہونگے ایک میں تو درخت اور پھل اور پانی ہوگا اور دوسرے میں دھواں اور آگ۔ دجال کہیگا کہ یہ جنت ہے اور یہ دوزخ ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰۔

اس حدیث سے بخوبی واضح ہے کہ دجال کا ایسا گدھا ہوگا جو بہت ہی تیز رو ہوگا اور ایک ہفتہ میں کل سٹیشنوں کو طے کریگا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ کراچی سے کلکتہ تک اور مدراس سے پشاور تک ایک ایک ہفتہ میں کل سٹیشنوں کو طے کرتا ہے جسکو شک ہو ریلوی کے تقسیم اوقات کے نقشوں کو ملاحظہ کرے اور پھر اوس گدھے کی تعریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ اوس کے ہمراہ دو پہاڑ ہونگے۔ واقعی جسقدر گاڑیاں اوس کے ساتھ ہیں وہ پہاڑ کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں اور فی الحقیقت اُن گاڑیوں میں درختوں کے پودے۔ میوہ جات اور پانی بھی ہوتا ہے اور انجن اور اوس کے ساتھ

✣ چونکہ ریل کا وجود اور اونٹوں کا بیکار ہونا مسیح موعود کے زمانہ کی نشانی ہے اور مسیح کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ بہت سیاحت کرنے والا۔ تو گویا خدا نے مسیح کیلئے اور اُس کے نام کے معنے متحقق کرنے کے لئے اور نیز اسکی جماعت کیلئے جو اسی کے حکم میں ہیں۔ ریل کو ایک سیاحت کا وسیلہ پیدا کیا ہے تا وہ سیاحتیں جو پہلے مسیح نے ایکسو بیس برس تک بصد محنت پوری کی تھیں اس مسیح کے لئے صرف چند ماہ میں وہ تمام سیر و سیاحت میسر آجائے اور یہ یقینی امر ہے کہ جیسے

کی گاڑی میں آگ اور آگ کا سامان اور دھواں بھی ہوتا ہے پھر تعجب کہ نادان کہتے ہیں کہ ریل دجال کا گدھا نہیں اور طرفہ یہ کہ ہر ریلوی میں دو ہی گارڈ ہوتے ہیں جو اشاروں سے گاڑی کو چلاتے ہیں۔ وہ واقعی ایک گارڈ ریلوی کی اگلی گاڑی میں اور ایک اوس کی پچھلی گاڑی میں ہوتا ہو جب دونوں کا اتفاق ہوتا ہے تو گاڑی چلتی ہے اور اگر دونوں گارڈوں کے درمیانی فاصلہ کو ماپا جائے تو ۴۰ یا ۷۰ باع سے کم نہیں ہوتا ہے۔ باع کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کو۔ اگر کسی کو شک ہو تو ماپ کر دیکھ لے۔

حمار یعنے گدھے کا لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں بولا اونٹ یا گھوڑا کیوں نہ کہا سو اسکا جواب یہ ہے کہ اپنے صحابہ کو سمجھانے کے لئے بطور مثال بیان کیا ہے کیونکہ گدھا بوجھ لادنے اور سواری دینے میں کام آتا ہے۔ ایک تو اس وجہ سے حمار کا لفظ استعمال کیا اور دوسری وجہ یہ کہ گدھے کی آواز بہت مکروہ ہوتی ہے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر اسکی مصدق ہے اور چونکہ ریل کی آواز بھی سخت مکروہ ہے اسی واسطے اوسکو حمار کے لفظ میں تعبیر کیا گیا۔

(ب) اس کی تائید ایک اور حدیث سے ہوتی ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔

عن رافع بن بشر السلمی عن ابیہ یوشک ان تخرج نار من حبس سیل تسیر سیر مطیئۃ الابل تسیر بالنھار وتقیم باللیل تغدو وتروح یقال غدت النار ایھا الناس غدوا قالت النار ایھا الناس فقیلوا راحت النار ایھا الناس فروحوا من ادرکتہ اکلتہ۔ رواہ احمد وابو یعلی والبغوی والباوردی وابن قانع وابن حبان والطبرانی والحاکم وابو نعیم والبیہقی

ترجمہ۔ احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور باوردی اور ابن قانع اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے رافع بن بشر السلمی سے روایت کی اوس نے اپنے باپ سے کہ قریب ہے کہ پانی کے بند کرنے سے ایک قسم کی آگ نکلے گی جو اونٹ کی سی رفتار کرے گی اور دن کو چلے گی اور رات کو قیام کرے گی۔ صبح کو بھی چلے گی اور شام کو بھی چلے گی (مراد ہر وقت چلے گی) اور پکار ہوگی کہ اے لوگو وہ دن کو چلنے لگی تم بھی تیار ہو جاؤ۔ پھر آواز ہوگی دوپہر کو چلی تم بھی چلو۔ پھر شام کو چلے گی تم بھی چلو۔ اور وہ جسکو گھیرے گی کہا جائے گی۔ دیکھو کنز العمال

اس حدیث میں مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریل گاڑی کا فوٹو کھینچ دیا ہے اور اسکا گھنٹی بجنا اور لوگوں کو خبردار کر دینا کہ ریل تیار ہے تم بھی تیار ہو جاؤ۔ اور نیز ریلوں کی تعداد بتادی کہ بعض مقامات پر دو دفعہ یعنی صبح و شام ریلوی چلتی ہے اور بعض میں تین دفعہ اور اس سے زیادہ کہیں کہیں ہوتی ہیں اسلئے صرف کثرت وقوعہ کا ذکر فرما دیا ہے۔ اور اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ علاوہ بریں یہ بھی بتلا دیا کہ وہ سواری یعنی حمار آگ اور پانی کے ذریعہ چلے گی۔ سو کون نہیں جانتا کہ انجن میں پانی بند کر کے آگ دی جاتی ہے اور جب پانی سو درجہ تک گرم ہو جاتا ہے تو اوس سے بھاپ پیدا ہو جاتی ہے جس کے زور سے وہ چلتی ہے۔

(ت) حدیث ابن المنادی میں جو حضرت علی کی روایت سے ہے یہ بھی درج ہے کہ دجال کا گدھا ایسا ہوگا کہ اوس کے چلنے کے مقام سے ٹھہرنے کے مقام تک ایک دن اور ایک رات کا سفر ہوگا یعنی جتنا ایک آدمی رات اور دن میں سفر کرے۔ چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں

ما بین حافر حمارہ الی الحافر الآخر سیرۃ یوم و لیلہ

(ث) پھر اسی حدیث میں دجال کے گدھے کی یہ بھی تعریف ہے کہ اتنا تیز چلے گا کہ اوس کے دائیں طرف بادل ہو تو فوراً وہاں تک پہونچ جائے گا چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

یتناول السحاب بیمینہ ویسبق الشمس الی مغیبھا۔ پس کون نہیں جانتا کہ ریلوی گاڑی اتنی سرعت سے چلتی ہے کہ بادلوں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔ اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے کہیں کی کہیں چلی جاتی۔

(ج) اوس کا گدھا صرف خشکی پر ہی نہیں چلے گا بلکہ سمندر میں بھی اپنی پوری رفتار سے چلے گا۔ چنانچہ الفاظ حدیث حسب ذیل ہیں۔

یخوض البحر الی کعبیہ یعنے سمندر میں ٹخنوں تک غوطہ لگائے گا۔ جن لوگوں نے بندرگاہوں کا معائنہ کیا ہوگا دخانی جہازوں اور اگنبوٹوں میں سیر کی ہوگی اون پر بخوبی روشن ہے کہ انجن جہاز یا کشتی دخانی کا ایک حصہ پانی میں ہوتا ہے۔

(چ) دجال کے گدھے کی ایک علامت یہ بھی لکھی ہے کہ اوس کے آگے آگے ایک دھوئیں کا پہاڑ اور پیچھے سبزی نما پہاڑ ہوگا۔ جو حدیث کے الفاظ ذیل سے ہویدہ ہے امامہ جبل دخان وخلفہ جبل دخان۔ جن لوگوں نے ریلوں اور جہازوں کو چلتے ہوئے دیکھا ہے اون کو معلوم ہے کہ انجن چونکہ آگے آگے ہوتا ہے اوس سے بکثرت دھواں نکلتا ہے جو آسمان میں بلند ہو کر ایک پہاڑ سا دکھائی دیتا ہے اور جب دھواں ہوا میں منتشر ہو کر ریلوی کے پیچھے ہو جاتا ہے تو سبز پہاڑ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

(ح) وہ گدھا آواز کرے گا جو دور دور تک سنائی دیگی گویا اوس سے وہ اون لوگوں کو جو اوس میں سوار ہونے کے لئے منتظر ہوتے ہیں بلاتا ہوگا۔ چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ ینادی بصوت لہ یسمع بہ ما بین الخافقین الیّ اولیائی الیّ اولیائی الیّ احبائی۔ پس صاف واضح ہے کہ یہ باتیں ریل گاڑی میں پائی جاتی ہیں پھر اگر اسکو دجال کا گدھا نہ مانا جائے تو بتاؤ کہ ایسی عظیم الشان بے نظیر گاڑی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں خبر دی ہے اور یہ تو سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اوس مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیامت تک کی خبریں دیدی ہیں اگر دجال کے گدھے کے علاوہ وہ کوئی اور چیز ہے تو بتاؤ کہ اسکی اطلاع کس حدیث میں ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷۔

مختصراً

یہ تمام احادیث ریل گاڑی کی ایجاد کی پیشگوئی کو صاف طور پر بتاتی ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور مسیح موعودؑ کی صداقت پر مہر کرتی ہیں اس مقام پر عوام مخالف الرائے علماء کے بہکانے سے ایک اعتراض کرتے ہیں کہ جب ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے تو اسپر مسیح موعودؑ خود کیوں سوار ہوتا ہے؟

رفع اعتراض

اس سوال کی معقولیت پر تو ناظرین خود قیاس کر لیں ایسے معترض ہمیں نہیں بتاتے کہ کیا اسپر سوار ہونا قرآن شریف یا احادیث میں حرام آیا ہے؟ اگر یہ بات نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسا بیہودہ اعتراض کیوں کیا جاتا ہے علاوہ بریں یہ کہ بوجہ ملکیت اور قبضہ اور تصرف تام اور ایجاد دجالی گروہ کے یہ دجال کا گدھا کہلاتا ہے اور اگر عارضی طور پر کوئی اس سے نفع اٹھا وے تو اس سے وہ اس کا مالک یا موجد ٹھیر نہیں سکتا خر دجال کی اضافت ملکی ہے پھر اگر خدا تعالیٰ دجال کے مملوکات و مصنوعات میں سے بھی مومنوں کو نفع پہونچاوے تو ہمیں کیا ہرج ہے کیا انبیا کفار کی مملوکات و مصنوعات سے نفع نہیں اٹھاتے تھے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر خچر کی سواری کرتے تھے حالانکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ گدھے سے گھوڑی کو ملانا ممنوع ہے ایسے ہی بہت نمونے پائے جاتے ہیں۔ ماسوا اسکے جبکہ مسیح موعودؑ قاتل دجال ہے یعنی روحانی طور پر تو بموجب حدیث من قتل قتیلا کے جو کچھ دجال کا ہے وہ مسیح کا ہے علاوہ اس کے مسلم کی حدیث میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے جیسے کہ آپکی یہ نشانیاں لکھی ہیں

لینزلن ابن مریم حکماً عدلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا یعنے عیسےٰ حکم اور عدل ہونیکی حالت میں آتریگا اسطرح کہ مسلمانوں کے اختلافات پر حق کے ساتھ حکم کریگا اور عدل کو زمین پر قایم کریگا صلیب کو توڑیگا خنزیروں کو قتل کریگا اور جزیہ کو اٹھا دیگا اور اوس کے آنے کا ایک یہ نشان ہوگا کہ جوان اونٹنیاں جو باربرداری اور سواری کا بخوبی کام دیتی ہیں چھوڑ دی جائیں گی پھر اُنپر سواری نہیں کی جائے گی اب واضح ہو کہ یہ ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے جسنے تمام سواریوں سے قریباً نوع انسان کو فارغ کر دیا ہے اور جو تمام دنیا کے ستر ہزار میل میں پھیل گئی ہے اور ہندوستان کے ۲۶ ہزار میل ہیں۔ چونکہ عرب میں اعلےٰ درجہ کی سواری جو ایک عربی کے تمام گھر کو اٹھا سکتی ہے اونٹنی کی سواری ہے جو باربرداری اور مسافت طے کرنے میں تمام سواریوں سے بڑھکر ہے اسلئے آنحضرت صلعم نے اسکی طرف اشارہ کیا تا اعلےٰ کے ذکر کرنے سے ادنے خود اُسکے ضمن میں آجائے پس فرمایا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں یہ سب سواریاں بے قدر ہو جائینگی اور کوئی اونکی طرف التفات نہیں کرے گا یعنی ایک نئی سواری دنیا میں پیدا ہو جائیگی جو دوسری تمام سواریوں کی وقعت کھو دیگی۔ اب اگر عموماً تمام لوگ اس ریل گاڑی پر سوار نہوں تو یہ پیشگوئی ناقص رہتی ہے۔

خلاصہ کلام

ریل گاڑی میں سوار ہو کر میں ان خیالات میں مستغرق جا رہا تھا اور بے اختیار زبان سے خدا کی حمد اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر درود شریف نکلتا تھا ہم نے اسکی پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیا۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلےٰ آل محمد وبارک وسلم

راستہ کے دیگر حالات

رات کی تاریکی اور موسم کی خنکی گاڑی سے باہر سر نکال کر نظارہ قدرت کے دیکھنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔ ہاں کبھی کبھی حضورؑ دروازہ کھولکر آسمان کی نورانی فضا اپنا اثر کئے بغیر نہ رہتی تھی ہمیں خیالات متذکرہ بالا کی ادھیڑ بن میں لیٹا ہوا تھا۔ کہ کرتارپور سٹیشن پر جماعت کپورتھلہ کے معزز احباب نے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور شرف نیاز پایا۔ خانصاحب منشی عبد المجید خانصاحب انچارج آفیسر بگھی خانہ اور کئی اور بھائی چھاونی جالندھر تک ساتھ گئے منشی حبیب الرحمٰن صاحب نمبردار و رئیس حاجی پور (متصل پھگواڑہ) بھی حاضر ہو کر سعادت اندوز ہوئے۔

اعلےٰ حضرت کا خلق عظیم

ایک لمبا سفر اور پھر رات کا سفر جبکہ انسان طبعاً اور فطرتاً آرام کرنا چاہتا ہے پھر ایسی حالت کہ آپکے ہمراہ حضرت ام المومنین صاحبزادگان اور دیگر متعلقین تھے۔ لیکن جب کسی سٹیشن پر خدام حاضر ہوئے

رسیدات آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء

عبدالقادر صاحب مدرس منگروان یتامیٰ عا
سربلند صاحب مٹوٹلی ۵ر ۲ پائی
خیرالدین صاحب گارڈ کوہاٹ ۱۲ر
ضیاءاللہ صاحب از مانسہرہ ۸ر
عبدالعزیز صاحب ایمن آبادی ۲ر
جماعت احمدیہ داتہ معرفت مولوی شیر علی صاحب عا ۱ر ۹ پائی

۲ - اکتوبر

جماعت شملہ معرفت برکت علی صاحب مساکین عا ۸ر
جماعت قتال پور معرفت سلطان احمد صاحب ۱۱ر عہ
معرفت خداداد صاحب رسالدار ۲ کوئٹہ چندہ جماعت کوئٹہ ۶ر
۴ - اکتوبر

بابو غلام محمد صاحب ٹائم کیپر ریلوے دفتر لاہور ۲ر
محبوب عالم دکان سیٹھ موسیٰ لاہور عا ۴ر
چوہدری نواب خان صاحب رہانہ صہ
چوہدری الٰہی بخش صاحب رہانہ صہ
محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات صہ

نہم - اکتوبر

جماعت کنجاہ
سید محمد رضوی صاحب وکیل حیدر آباد دکن عہ ۴ر
عزیزالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر لورالائی لعہ

۵ - اکتوبر

غلام محمد صاحب پھلوری شاہو کنڈی ضلع گورداسپور
جماعت جہیلیاں والی ضلع گوجرانوالہ عا

۷ - اکتوبر

عبداللہ خان چک منشی مہدی تحصیل پاک پٹن للعہ
نواب خان صاحب داروغہ ریکوے برما
بیو غلام محی الدین صاحب خان بہادر چک شیخال شاہپور یتامیٰ صہ

۹ - اکتوبر

محمد اکرم صاحب کمپونڈر عہ
ناصر شاہ سب ڈویژن افیسر ریاست جموں عہ
محمد حسین احمدی پنجابی مدراس عہ
جماعت پشاور معرفت غلام حسن صاحب سب رجسٹرار صہ

۱۰ - اکتوبر

چندہ طلباء مدرسہ و استادان مدرسہ قادیان بتقریب رخصت یکماہ عہ ۱۱ر ۵ پائی
جماعت بمبئی معرفت اسماعیل آدم صہ مساکین یتامیٰ ۲ر ۶ پائی ۹ر ۵ پائی

۱۲ - اکتوبر

عطا محمد صاحب اورسیر انچارج پارہ چنار مساکین صہ یتامیٰ صہ
عنایت اللہ صاحب جہہ بندہوان عہ ۱ر

۱۳ - اکتوبر

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پنڈی گھیپ عہ
بابو عطا الٰہی صاحب لالہ موسیٰ عا

ڈاکٹر یعقوب خان صاحب نصار دیریری اسسٹنٹ مونہ ے
مستورات بنگہ معرفت دفتر الحکم عہ مساکین عہ یتامیٰ عہ

۱۴ - اکتوبر

بابو طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چھنگی چندوسی عہ
جماعت بمبئی معرفت ماسٹر سکندر علی صاحب ۱۱ر ۱۴ پائی
میاں عبدالمجید صاحب برادر دکان رحیم بخش صاحب جموں ۷ر ۹ پائی
ماسٹر سکندر علی صاحب ملازم مدرسہ قادیان یتامیٰ ۲ر
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ عہ

۱۷ - اکتوبر

منشی یار محمد صاحب فارسٹ گارڈ پاڈر کشمیر عہ
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور عہ
بابو عباس علی صاحب گارڈ کوہاٹ ۱۲ر
ڈاکٹر محمد علی خان صاحب انریری دفعدار انبالہ چھاؤنی عہ
منشی محمد حسن صاحب بٹواری نہر سیدوالہ ضلع منٹگمری ۴ر
چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ صہ
میاں اللہ دتا صاحب برانچ پوسٹماسٹر مانگٹانوالہ عہ
بابو عبدالرحمن الرحمان صاحب کلرک انبالہ عہ ۴ر
جماعت بمبئی معرفت ماسٹر سکندر علی صاحب ۴ر ۱۴ پائی

۱۸ - اکتوبر

عمرالدین صاحب مدرس سنور عہ
سردار خان صاحب سنور ۸ر
رستم علی صاحب سنور ۲ر
ہاشم علی صاحب احمدی گرداور قانونگو سنور دگڑھ عہ

۱۹ - اکتوبر

محمد حسین صاحب وٹرنری دفعدار کیولری ۲ انبالہ عہ
خیرالدین گارڈ کوہاٹ ۱۲ر
عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا عہ
قطب الدین صاحب متھرا ۴ر

۲۰ - اکتوبر

چندہ جماعت بھیرہ معرفت حکیم فضل دین صاحب مساکین عہ ۲ر ۳ پائی یتامیٰ سہ
میاں وزیر صاحب درزی از رہتاس معرفت گلاب دین صاحب ملے
صوبہ دار سید تاج شاہ ڈاکخانہ سہنہ کہاریاں عا ۱۵ر
میاں مقبول شاہ صاحب ۸ر
گل حسن صاحب ۵ر
منشی برکت علی خان صاحب محرر دفتر الحکم ۱ر ۶ پائی
نورالدین احمدی مگوئی برہما ۱۲ر
الٰہی بخش صاحب سلونڈی عہ
رحیم بخش ولد الٰہی بخش صاحب ۶ر
عبدالحلیم صاحب ۵ر
محمد تقی صاحب مدرس مدرسہ سرہند ۴ر

۲۱ - اکتوبر

حکیم فضل دین صاحب مساکین سے یتامیٰ صہ
محمد عارف از قادیان ۲ر

۲۵ - اکتوبر

شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بمبئی ہوس لاہور عہ
حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب مساکین ملے ۱۵ر

رسیدات آمدنی ماہ نومبر

۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء

نظام الدین وعیسے کاکا ساکن بہاگووال مساکین ملے
فضل محمد پرسیان تحصیل بٹالہ صہ
سید محمد رضوی صاحب وکیل حیدر آباد دکن ملے
بابو عبدالحی خان صاحب کلرک پوسٹ آفس فیروزپور عہ
طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی عہ
عنایت اللہ صاحب اسسٹنٹ پولیس مظفرنگر عہ
عنایت اللہ گھابہ بندھوان ضلع گوجرانوالہ عہ
مرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات شملہ عہ
برکت علی دفتر سپرنٹنڈنٹ کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ عا
گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر راولپنڈی عہ

(باقی آئندہ)

احمدی یا احمدی سامان ورزش

اسلام علیکم - آپکے احمدی کارخانہ میں ہر قسم کا سامان ورزش اعلےٰ قسم کا تیار ہوتا ہے انگریزی اشیاء بھی موجود ہیں گو پہلے آپ کو معلوم نہیں تھا مگر اب آپ کو کہیں جانے اور تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ خدا کو حاضر کرکے باواز بلند کہتے ہیں کہ ہم سے ارزان اور بہتر عمدہ مال کہیں نہیں ملیگا۔ صفائی معاملہ اور ایمانداری کے واسطے اس کارخانہ کا نام کافی ہے اور ایک دفعہ ضرور آزمائش ہو۔

مختصر فہرست اشیاء حسب ذیل ہیں جو درخواست پر مفصل بھیجی جا سکتی ہے۔

کرکٹ بیٹ		فٹ بال عمدہ مکمل	ے
لین سیٹن دو ریٹر عمدہ	۱۰	" "	۴ر
کارک " ایک ربڑ	ملے	" "	۸ر
صرف ایک ربڑ	معہ	آنکھیں چمڑے والی	۸ر
درجہ دوم	ے	" ڈورہ والی	۸ر
" سوم	للعہ	" مادہ اول	عا
اکٹ پریکٹس	۸ر	" درجہ دوم فی عدد	۸ر
دوم درجہ	ے	ٹین سفید لکڑی	عا
سوم "	عا ۸ر	" بیلچا	عہ
بال درجہ اول فی درجن	عہ	بیڈ منٹن سفید "	عہ
دوم "	لعہ	" بیلے	۸ر
پریکٹس	معہ	سٹمل کارک	عا ۱۲ر
لیگ گارڈ چمڑہ	۸ر	دوم درجہ	عا ۸ر
" زین	للعہ ۱۲ر	ولن بال فی درجن	للعہ

نوٹ :- احمدی بھائیوں سے قیمت پر ۱۵ فیصدی کمیشن غیر احمدی سے ۱۲ فیصدی کمیشن - پتہ خوشخط مال وی پی
منیجر ایم خدا بخش اینڈ کو احمدی سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ

خواب سے جاگو - آنکھیں کھولو

اور دیکھو کہ مندرجہ ذیل گھڑیاں کسقدر سستے داموں پر فروخت کر رہے ہیں اب بھی اگر آپ نے گھڑیاں نہ خریدیں تو پھر کب خریدو گے - صاحبان جلدی گھڑیاں خرید لیں - ورنہ پھر ایسا بہترین موقع نہ ملیگا۔
اصلی روسکوپ پیٹنٹ واچ گارنٹی ۴ سال قیمت تین روپیہ علاوہ محصول اگر یہ گھڑی عرصہ گارنٹی میں بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رک جاوے گی تو ہم بلا اجرت درست کر دینگے اس سے زیادہ اس کے پختہ پائیدار ہونیکا کیا ثبوت ہوسکتا ہے منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔ قیمت تین روپیہ علاوہ محصول بکس شیشہ بیرنگ ہمراہ گھڑی مفت

نکل سکو کی رسٹ واچ گارنٹی چار سال قیمت چار روپیہ علاوہ محصول یہ گھڑی کلائی پر باندھی جاتی ہے اس کے پرزے نہایت پختہ و پائیدار ہیں کھلے منہ کی گھڑی جیب میں بھی لگ سکتی ہے

برسوں نہیں بگڑتی قیمت چار روپیہ علاوہ محصول -
ملنے کا پتہ :- منیجر حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی شہر لاہور

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو - کہ اسکا مال و اسباب محفوظ نہ رہے؟
حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہر جگہ پسند کئے جاتے ہیں لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ میں یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور پھر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہیں - چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس میں کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاءاللہ نہ پائیں گے - جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے - جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہیں وہ اکٹھے منگوائیں گے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کیجائیگی - مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو - درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو - بلٹی بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ کیجائے گی - تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے۔

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اُٹھاؤ

مینے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسکی اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہیں اُدنے بقدر طاقت ہمدردی کروں نہ مینے نیپال کا سفر کیا ہے اور نہ مجھے کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہاں مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے میں بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے میں مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب میں انکے ماتحت اور نگرانی میں ہر قسم کے مریضوں کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہوں اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضوں کی خط و کتابت اور انکیلئے نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور میں جانتا ہوں پنجاب میں کوئی جگہ ہوگی جہاں ایسے واقف کار موجود نہوں انکیلئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا صاحب ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمیں بھی میرا معمول یہی ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہیں علاج تو ان کا ہزارہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخوں کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے مطب میں ہمیشہ مستعمل ہوتے ہیں اور خاص اور قابل غور امراض میں مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرینگے اسی بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام شفاخانہ **فضل رحمانی** رکھا گیا ہے مینے قادیان میں کھولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اور ہر قسم کے جدید تجربوں میں مستعمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سرمہ زنگاری حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضوں پر آزمایا ہوا آنکھوں کی بہت سی بیماریوں خصوصاً جالا۔ دھند۔ سبل (یعنی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑجانا) ڈھلکا آنکھوں میں پانی زیادہ آنا۔ جرب جسمیں پلکوں کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کیلئے مفید قیمت فی تولہ ۱۲؎ **سرمہ نورالعین** مولوی نورالدین صاحب کا مجرب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے جسمیں بڑا جزو ممیرا ہے قیمت فی تولہ ۸؎ **آتشک کی گولیاں** قیمت فی ڈبیہ ۸؎ **آتشک** کی ٹکیاں۔ خواہ کیسا ہی زخم آتشک ہو صرف تین دن دھونی دینے سے خشک ہو جاتا ہے قیمت تین ہی ۸؎ **سفوف جریان** (مرد کو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸؎ **سفوف سوزاک** قیمت سات خوراک کیلئے ایک روپیہ ۸؎ **حبوب باؤگولا** یہ گولیاں امراض ہسٹیریا (باؤگولا) میں از بس مفید ہیں۔ عورتیں عموماً اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں اور بسبب جن بھوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کرڈالتے ہیں اور اندر ہی اندر گھل گھل کر مرجاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **عرق عشبہ** قیمت فی شیشی عہ **حب طحال**۔ قیمت فی ڈبیا ۱۲؎ **کھانسی کی گولیاں** قیمت فی ڈبیا ۸؎ **حبوب بواسیر** فی ڈبیا ۸؎ **روغن نیم** قیمت فی شیشی عہ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۸؎ **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ **روغن دافع امراض گوش**۔ قیمت فی شیشی ۸؎ **حرص الاٹھرا کی مجرب دوائی**۔ یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سینکڑوں عورتوں کو فائدہ ہوتا ہے جنکے بچے بچپن میں اس مرض سے تلف ہوجاتے ہیں یہ مولوی صاحب کی مجرب چند ادویہ ہیں۔ کچھ تو گولیاں ہونگی جو عورت کو آئیندہ حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کھانی ہونگی کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائین اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کھانی پڑیگی۔ قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ میں کھائی جاویگی عہ **منجن** قیمت فی ڈبیا ۸؎ **خارش کی عجیب دوائی** فی ڈبیا ۸؎

> **لا اکیہ شہادت کی ایک شہادت**
>
> میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں دلفث الدم اور دق میں اپنے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ آمین
>
> نورالدین

ہر مرض کیلئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاویگی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط و کتابت نہیں ہوسکتی ان علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہیں کیا جاویگا ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہیں بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے ہاں اسمیں ذاتی نفع بھی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبوں کی طرح نہیں۔

نوٹ۔ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنیکے نہیں دیا جاویگا۔ ایسے خط جواب نہ آنیکی شکایت مکرین۔

المشتہر

مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر میں ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اسکا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جسے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اسیلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہیں انکے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے اسکے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہوجائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہیے آج وقت ہے کہ آپ محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لیئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں ہماری کمپنی پراسپیکٹس کا سرسری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کردے گا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بھیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر و ایکچواری یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئیں

مرا برف بارید بر پر زاغ نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیوں کا خاتمہ ہے جسکے اولاد ہوا لکا بڑھاپا تو غضب ہوتا ہے آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہیں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں **شاہی خضاب** مثل تیل پھلیل کے لگایا جاتا ہے بالوں کو دو منٹ میں ہمیشہ سیاہ کردیتا ہے اور نیز بالوں کو سخت کرتا ہے قیمت عہ **روح افزا** نامردی شیشی۔ لا ولدی ضعف باہ و دماغ۔ جریان۔ درد کمر کے واسطے اکسیر ہے۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی **روح النساء** حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لا ولدی ہو یا دل پر سوزش ہو غرضیکہ عورتوں کی سب بیماریوں کے واسطے مجرب ہے فی شیشی قیمت تین روپیہ۔ **فرانسیسی گلگونہ** چہرہ سے جھریاں جھائیاں سیاہ داغ وکیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت اور اجلا بنادیتا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے۔ قیمت عہ **گولیاں و روغن** انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کچھ سفید ہوگئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں قیمت عہ **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی خارش اور تکلیف کے دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں۔ قیمت ۸؎ فی شیشی **سرمہ ممیرا** دھند۔ غباری۔ سلالی۔ پڑبال۔ پانی جانا۔ و ابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت عہ فی تولہ **بواسیر خونی**۔ بادی جدی یا آتشک سے ہو سے اگر ہوں تو بلا تکلیف گم قیمت عہ۔ **دمہ** کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہوگئے ہوں بشرطیکہ شفا ہو۔ قیمت تین روپیہ۔ **دوائی آتشک** مجرب اکسیر قیمت تین

خط و کتابت کا پتہ۔ **ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب**

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائل کمسٹری مدرسہ کے ممبر کیمیکل اگزامینر ویمیسٹرن کریپر صاحب بہادر نے جانچ فرماکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اسوجہ سے حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون صالح پیدا اگر پورے پرہیز کے ساتھ روزانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جائے تو نیا اور صاف خون معمول سے زائد تندرست انسان کے بدن میں پیدا ہوسکتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرحکی کمزوری اور سستی رفع ہوکر چستی اور مردانگی پیدا ہوسکتی ہے اور انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے یہ نمک سلیمانی امراض ذیل میں جو معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً ہیضہ۔ تخمہ۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قراقر۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا گلے کی سوزش پیٹ کا درد۔ اسہال۔ پیچش۔ ریاح کا درد کمی اشتہا۔ بواسیر۔ قبض ان سب شکایتوں میں مثل جادو کے اپنا اثر دکھلاتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور مثانہ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہ سے بار بار پیشاب آنے کو بھی روکتا ہے۔ دمہ یا سانس کا پھولنا۔ جو کہ بدہضمی غذا یا زیادتی بلغم سے ہو اسمیں بھی یہ مفید ہے معدہ کے فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اسوجہ سے گٹھیا کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہیضہ یا طاعون کے دنوں میں اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے۔

ہزاروں میں سے دو چار سرٹیفکیٹوں کا خلاصہ

جناب معلے القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ اُستاد جہاں مرزا خانصاحب داغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن سے تاریخ ۴ جون ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہیں اوصاف کے ساتھ موصوف پایا جیسا اشتہار میں درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اس نے بھی تعریف کی۔ **جناب** صاحبزادہ محمد امین الرحمان خانصاحب نبیرۂ عالیجناب نواب صاحب الی جیہہ مرحوم ۹۔ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مقام لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی کھٹی ڈکار۔ نفخ۔ درد ریاحی۔ درد شکم کے واسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آئے میں نے آپکا نمک سلیمانی انکو دیا خدا کے فضل سے اُن لوگوں کو آرام ہوا درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور میں خود درد ریاحی اور کھٹی ڈکاروں کے مرض میں مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے استفادہ کلی حاصل ہوگئی

جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب اُستاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہیں کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست اور پیچش بیمار تہا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کراتا ہوں جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دو شیشیاں نمک سلیمانی کی اور بھیجدیجئے۔ **جناب** بابو سالگرام سنگہ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۳۔ اگست ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپکا نہایت ممنون ہوں کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی سے سمندر کے سفر میں جو کہ مجھکو جاپان آتے وقت درپیش تہا بہت مدد ملی سمندری بیماری مثل قے متلی و چکر وغیرہ میں اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تہا۔ آپکا نمک سلیمانی معدہ کی شکایتوں کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کہانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے۔

جناب بابو نہال چند صاحب مینادار ڈیرہ اسمٰعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکہ وغیرہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہیں ہے بلکہ سمندر کی بیماریوں مثل متلی۔ چکر۔ بخار وغیرہ میں بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنیوالے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اُٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریوں سے محفوظ رہینگے۔

کلکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رما شنکر صاحب مصرا ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑہانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۸۔ جنوری ۱۹۰۴ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ۔ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکاروں کو روک دیتا ہے غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن لوگوں کو کہانا نہ ہضم ہوتا ہو تو وہ کہانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کریں۔

ملنے کا پتہ:- نونہال سنگہ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی۔ محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس۔

مفت — مفت

جس سرمہ پر سرمہ نور کی ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہیئے

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

سُرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑھاکر پچاس ہزار پڑیہ کردی گئی ہے ۱ر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو برابر پانچ سال سے مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں و رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جن کے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا یکم دسمبر سے صرف ۱۱۔ دسمبر تک ۳ ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں۔ اسپر تجربہ کے بعد ۷۵ فیصدی کی فرمائشات آچکی ہیں اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے۔ آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی نزول ماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند ابتدائی۔ سرخی ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زائد کیلئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے تاجران عطر فروشوں اور ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے فرمائشات ویلیو پے ایبل منگوانے پر جا بہیں کا اطمینان ہوگا محصول وغیرہ ذمہ خریدار۔ بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

کمخواب چپ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہم نے سوتی سنگی اور ریشمی اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مرتبہ منگاکر ملاحظہ تو فرمائیے۔ قیمت فی تہان قسم اوّل طول ۱۴ گز ۲ گرہ عہ ۳ + قیمت فی تہان قسم دوم۔ طول ۱۴ گز ۴ گرہ عرض۔ اگتیس جملہ خطوط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنو ہونی چاہیئے المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط — سلیمانی سرمہ

اس کارخانہ نے اشتہاری دھوکہ سے بچانے کی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے۔ سرمہ سلیمانی یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے۔ بعدہٗ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان جس کے استعمال سے مواڑھ خواہ مسوڑہے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑہ ورم کرگیا یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہوکر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں قیمت فی بکس ۱ر یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کردینا اسی کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۲ر ڈبیا کلاں ۴ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی۔

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم محمد عبید اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا نسیم

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا نسیم سے منگوائیے روح خوش ہو جائیگی۔ مختصر فہرست یہ ہے

گلاب	۶ر سے عہ تک	مشک عنبر	۸ر سے صر تک
کیوڑہ	۶ر سے صر تک	مدہوست	۶ر سے صر تک
موتیا	۶ر سے صہ تک	پاندری	۶ر سے عہ تک
حنا	۶ سے صر تک	حن	۶ر سے ہے تک
چنبیلی	۶ سے صر تک	ناگر تیل	۸ر فی شیشی

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔)

مسلمانوں کا ذخیرۂ علوم و فنون
اور
یورپ کی سرپرستی
نمبر ۱

مسلمانوں کیلئے درحقیقت یہ بات سخت قابل شرم ہے۔ کہ جس سرمایہ پر انہیں ہمت کا فخر رکھنا تہا آج اغیار وہاں ہاتھ ہی سے گئے ہیں۔ عربی زبان نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی جان۔ روح۔ عنصر۔ جو کچھ کہو عربی ہے۔ مسلمانوں کے تمام علوم و فنون اسی خزانہ میں محفوظ ہیں۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ آج بے بہا خزانہ پر یورپ کا قبضہ ہے۔ اور مسلمان خالی ہاتھ اسکی اس حرکات کو تک رہے ہیں۔ درحقیقت مسلمانوں کی غفلت سے عربی کا تمام سرمایہ تباہ ہونیوالا تہا۔ اگر یورپ اسکی حفاظت پر آمادہ نہو جاتا۔ تاریخ۔ وادب کی وہ بے بہا کتابیں جنکے الگ کر دینے کے بعد عربی کا۔ اور اسکے ساتھ مسلمانوں کا کچکول خالی ہو جاتا ہے۔ صرف یورپ کی سرپرستی سے آج دنیا میں نظر آرہی ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ کہ یہ سرمایہ یورپ کی بدولت بربادی سے محفوظ رہا۔ اور بجائے ایک کرم خوردہ نسخہ کے دنیا میں ہزاروں نسخے پیدا ہوگئے۔ بلکہ عربی زبان۔ اور عربی علوم کے متعلق یورپ کی زبانوں میں جسقدر معلومات اور تحقیقات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے اونکو ہمارے علماء کے دماغوں میں ایک لمحہ کیلئے بھی جگہ نہ ملی ہوگی عربی کی علم اللسان۔ لغت۔ صرف۔ نحو۔ عروض و قوافی کے متعلق بیسیوں کتابیں۔ اس تحقیق اور جامعیت کے ساتھ لکھی گئیں ہیں۔ کہ اگر اس کا نصف حصہ بھی ہماری زبانوں میں آجائے تو بیش بہا معلومات سے مالا مال ہو جائیں۔

ڈاکٹر لائینز ہماری اس افسوسناک غفلت کو محسوس کر کے لکھتے ہیں "کہ مسلمان میں تو بہت گمرہ جانتے کیا ہیں۔ اگر آج عربی کی کوئی عمدہ تاریخ یا کوئی عمدہ دیوان درکار ہو۔ تو یورپ سے مانگنا پڑیگا۔ ابن خلدون۔ ابن رشد۔ ابن بطوطہ حاجی خلیفہ۔ ابن اثیر۔ اور مقریزی جو اسلام میں آسمان علم کے آفتاب ہیں۔ یہاں انکو کوئی جانتا ہی نہیں۔ تابطاشرا۔ امرء القیس بحتری۔ اور ابوتمام کا دیوان کتنے آدمیوں نے پڑھا ہوگا؟ یورپ میں صدہا آدمی یہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور ترجمۂ قرآن تو لاکھوں"

ڈاکٹر لائینز کو تو صرف اس کا افسوس ہے کہ "اگر عربی کی کوئی عمدہ کتاب درکار ہو۔ تو مسلمانوں کو یورپ سے مانگنا پڑیگا" لیکن ہمیں یہ افسوس ہے، کہ مسلمانوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یورپ نے عربی کی کون کونسی نایاب کتابیں چھاپی ہیں اور انہیں چھاپ کر ہم پر اور ہمارے علوم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس مضمون کے ذریعہ علماء اسلام کو یورپ کی اُن خدمات سے واقف کریں جنکی بدولت آج انہیں اس امر کا موقعہ حاصل ہے۔ کہ اپنے علمی ذخیرہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس مضمون کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں یہ دکھایا ہے۔ کہ یورپ کو عربی اور عربی علوم پر کب توجہ ہوئی۔ اور صرف و نحو۔ لغت و ادب کے متعلق کون کونسی قابل ذکر کتابیں یورپ کے زبانوں میں ترتیب دی گئیں دوسرے حصہ میں ان کتابوں کی مفصل فہرست دی ہے۔ جو یورپ کی کوشش سے چھپکر شائع ہوئیں۔

یورپ کو عربی اور عربی علوم کیطرف کب توجہ ہوئی۔ اور کیونکر ہوئی۔ یہ بجائے خود ایک دلچسپ مضمون ہے جسکے بیان کی یہاں گنجائش ہے اور نہ ضرورت۔ صرف اسقدر بتلانا سلسلۂ مضمون کی لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ عربی سے یورپ کب روشناس ہوا۔ اور کیوں کر عربی علوم و فنون مشرق سے مغرب میں منتقل ہوگئے

دنیا کے حیرت انگیز واقعات میں غالباً یہ واقعہ بھی عجیب و غریب ہے۔ کہ یورپ کی شائستگی کی بنا ایک ایسی پولیٹکل خونریزی نے رکھی۔ جو دنیا کا سب سے زیادہ نقصان کرنیوالی جنگ تسلیم کیگئی ہے۔ گیارھویں صدی عیسوی میں جبکہ مسلمان ترقی کے انتہائی درجہ تک بلند ہو چکے تھے۔ یورپ میں ہر طرف تاریکی تھی۔ لیکن صلیبی لڑائیوں نے یکایک یورپ کو موقع دیا کہ مسلمانوں کی شائستگی کا مطالعہ کرے بیت المقدس اور انطاکیہ میں جب رومی سلطنت قایم ہوگئی۔ اور مسلمانوں سے ملنے جلنے کے ذرائع وسعت کے ساتھ پیدا ہوگئے۔ تو یورپ کی آنکھیں کھلیں۔ اور مسلمانوں کی شائستگی کا یہ پہلا تجربہ ہوا۔ شام میں قسمت آزمائی کرنے کے بعد جب یورپ کے جانبازوں نے مغرب کا رخ کیا۔ تو یہ اثر بھی اپنے ساتھ لیگئے کہ مسلمان علمی عملی ترقیات کے دنیا میں اکیلے مخزن ہیں۔ اور تہذیب و شائستگی کا سرچشمہ اسلامی دنیا کے سوا اور کہیں نہیں ملسکتا۔

اس اثر کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ میں مسلمانوں کی ترقی اور شائستگی پر عام توجہ پیدا ہوگئی۔ اور یہ توجہ برابر بڑھتی گئی کیونکہ صلیبی حملوں کی بدولت بار بار یورپ کا اسلامی ممالک میں گذر ہوا۔ اور ہر مرتبہ مسلمانوں کی علمی ترقی کے حیرت انگیز آثار نظر آئے۔ اسلئے ایک طرف تو یورپ نے مسلمانوں کی تباہی کا بیڑہ اٹھایا۔ اور دوسری طرف اپنے حریف کی شاگردی پر آمادہ ہوگیا!

اس ذکر میں یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ چونکہ اس زمانہ میں یورپ میں عام تعلیم نہ تھی۔ اور لاطینی۔ و یونانی زبان کی تعلیم پادریوں اور اراکین سلطنت کیلئے مخصوص تھی۔ اسلئے مغرب سے مشرق کیطرف جس گروہ کا علمی تلاش میں اول قدم اٹھا۔ وہ مذہبی پیشواؤں کا مقدس گروہ تہا۔ حیرت یہ ہے کہ یہی گروہ آگے چلکر الحاد اور بے دینی کے پریشان خواب دیکھنے لگا۔ اور اسلامی فلسفہ کی اشاعت اسکی تعبیر بتلائی گئی۔ حالانکہ ابتدا میں اشاعت کا ذریعہ بھی یہی نادان گروہ ہوا۔

گیارھویں صدی کی اوائل سے مسلمانوں کے علوم و فنون پر یورپ کو توجہ ہوئی۔ اور چودھویں صدی کے اواخر تک فلسفہ کی تمام کتابیں لاطینی زبان میں ترجمہ ہوگئیں [۱] ابتدا میں متعدد محکمہ قایم کیے گئے۔ کہ لاطینی داں یہودیوں کی مدد سے فلسفہ کی کتابیں ترجمہ کیجائیں۔ پہر پوپ اکلر سنڈرس ششم کے حکم پر عربی اور دیگر مشرقی زبانوں کی تحصیل کیلئے یورپ سے نوجوان طلبا اندلس روانہ کیے گئے [۲] اندلس میں چونکہ خود عیسائی اور یہودی فلسفہ میں مسلمانوں کے شاگرد رشید تھے۔ اسلئے یورپ کی طلبا انکی اعانت سے فایدہ اٹھا کر بہت جلد عربی اور عبرانی میں قابلیت حاصل کر لیتے۔ اور فارغ التحصیل ہو کر علمی کتابوں کی ترجمہ پر مشغول ہو جاتے [۳]

جن لوگوں نے یورپ کے مختلف حصوں سے اندلس کا سفر کیا۔ اور عربی زبان سے واقفیت پیدا کر کے علمی تراجم میں مشغول ہوئے۔ انکے نام آج تاریخی صفحات پر موجود ہیں۔ ان میں بہت سے طالبعلم ایسے ہیں۔ جنہوں نے طلب علم میں حب الوطنی کے تقید سے خود کو ہمیشہ کیلئے آزاد کر لیا۔ اور ساری عمر طلیطلہ کے پرائیویٹ مدرسوں۔ اور قرطبہ کے دار العلوموں میں صرف کر دی۔ کچھ طالبعلم ایسے ہیں۔ جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد مشرق کے ممتاز ملکوں کی خاک چہانتے پہرے اور ایک عرصہ کی تلاش و تحقیق کے بعد جب سرزمین مغرب میں قدم رکھا۔ تو اسلامی علوم و فنون کی معلومات سے ان کا دماغ لبریز تہا۔ **ہارڈمن کریمون** اس زمانہ کا مشہور طبیب۔ اور ہیئت داں ہے۔ یہ اپنے وطن اٹلی سے نکلکر محض عربی کے شوق میں طلیطلہ پہنچا اور ایک عرصہ کی اقامت کے بعد جب کافی قابلیت حاصل کر لی۔ تو متعدد کتابوں کا عربی سے لاطینی میں ترجمہ کیا۔

پیٹرز مارسٹ ایک فرانسیسی راہب تہا جسکو جغرافیہ کا شوق دامنگیر ہوا۔ اسی شوق میں اندلس کا سفر کیا۔ افریقہ کی خاک چھانی۔ اور مدت کی آوارہ گردی کے بعد مسلمانوں سے اس علم کو حاصل کیا۔

ڈنیل مارلی اور پیٹرز ماکر نے اسیطرح اندلس کا سفر کرکے عربی زبان سے واقفیت پیدا کی۔ آخرالذکر نے قرآن شریف کا عربی سے ترجمہ بھی کیا۔ اور آنحضرت کی سوانح عمری بھی لاطینی میں ترتیب دی [۱]

ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کے نام تاریخ میں پائے جاتے ہیں جنمیں سے بعض کے ترجمہ اور تصنیفات اسوقت تک یورپ میں موجود ہیں [۲] ان کوششوں نے یورپ کو مسلمانوں اور مسلمانوں کے علوم سے واقف کر دیا۔ اور اسلامی فلسفہ نے عام طور پر مقبولیت حاصل کر لی۔

لیکن چونکہ یورپ میں اسوقت تک عربی زبان کی کوئی باضابطہ درسگاہ نہ تھی اسلئے عربی زبان سے وہی خوش قسمت اشخاص واقفیت حاصل کر سکتے تھے جنمیں مشرقی ممالک کے سفر اور وہاں کے کثیر اخراجات اور دقتوں کی متحمل ہونیکی طاقت تھی۔ لیکن سولہویں صدی سے عربی زبان کی باضابطہ تعلیم خود یورپ میں شروع ہوگئی ۱۶۲۱ء [illegible] میں پندرہویں گری گورس پوپ نے روم میں ایک انجمن قایم کی۔ جسکا مقصد اگرچہ مسیحی عقاید کی اشاعت تہا مگر اس کے قیام سے بہت بڑا ضمنی فائدہ یہ ہوا کہ عربی زبان کی تعلیم پر یورپ کو توجہ ہوگئی۔ اسکے بعد ہی ۱۶۲۷ء میں خاص پوپ اربانس کے حکم سے اس انجمن کی متعلق مشرقی زبانوں کا ایک مدرسہ قایم کیا گیا تاکہ نوجوان پادری مشرقی زبانوں کی تعلیم پاکر اشاعت مذہب کیغرض سے باہر جاسکیں

---

[۱] سیاحۃ المعارف۔ [۲] سیاحۃ المعارف صفحہ ۲۹۷ [۳] ایضاً صفحہ ۲۹ و ۲۲۱

[۱] سیاحۃ المعارف صفحہ [illegible] [۲] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا

157

اس مدرسہ میں خاص طور پر عربی اور سریانی زبانوں کے پروفیسر مشرقی ممالک سے بلوا کر مقرر کیے گئے تھے۔ عربی کتابیں پہلے پہل دنیا میں اسی مدرسہ کی بدولت چھپکر شایع ہوئیں۔ تعلیم کے لئے ضرورت ہوئی کہ صرف ونحو اور ادب کی کتابیں بکثرت مہیا ہوں اسلئے چند رسالے خود پروفیسروں نے لکھے۔ اور کچھ کتابیں قدیم زمانہ کی لکھی ہوئیں دستیاب کیں۔ اور انہیں نہایت اہتمام سے طبع کرا کر شایع کیا۔

صرف ونحو عربی کی جو کتابیں یورپ میں لکھی گئیں

اس انجمن نے عربی کیلئے جو کچھ کیا وہ درحقیقت ایک مذہبی کام تھا۔ لیکن اسی زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوگئے۔ جنہوں نے محض ذاتی کوشش اور مذاق سے عربی زبان میں قابلیت بہم پہونچائی اور پھر صرف ونحو اور ادب ولغت کی کتابیں لکھکر یورپ میں اس مذاق کو عام کیا۔ ان لوگوں میں پہلا شخص آر پی نیو نامی ایک عالم ہے جو ہالینڈ کا باشندہ تھا۔ مشرقی زبانوں کے شوق میں وطن سے نکلکر دور دراز ملکوں کی سیاحت کی۔ اور متعدد زبانوں کو حاصل کرکے ۱۶۱۳ء میں ہالینڈ واپس آیا۔ ہالینڈ میں چونکہ اسکی قابلیت کی شہرت پیشتر ہی سے ہو چکی تھی۔ اسلئے پہونچتے ہی لیڈن یونیورسٹی کا پروفیسر ہوگیا۔ اسکی زندگی کا بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ ہالینڈ کے مدرسوں میں عربی زبان کی تعلیم داخل ہوگئی اور صرف ونحو عربی میں سب سے پہلا ایک رسالہ ترتیب دیا[۵]۔

آر پی نیو کے بعد لافن وارنر نامی ایک شخص نے عربی کیطرف خاص توجہ کی۔ یہ عالم ۱۶۱۹ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۶۶۵ء میں وفات پائی۔ ۱۶۴۴ء میں مشرقی ممالک کا سفر کرکے عربی کی نادر کتابیں جمع کیں اور لیڈ یونیورسٹی کے کتب خانہ میں داخل کردیں۔

سترہویں صدی کے اواخر تک اسی طرح خاص خاص لوگوں کی کوشش سے عربی لٹریچر کا مذاق ترقی کرتا رہا۔ لیکن اٹھارہویں صدی کے اوائل سے یورپ میں عربی کا وہ نیا دور شروع ہوا۔ جس نے موجودہ زمانہ کی عظیم الشان توجہ کی بنا رکھی۔ اس دور کا افتتاح ایک فرانسیسی عالم پروفیسر سیل وسٹر[۱] کی تصنیفات سے ہوا۔ جو نہ صرف عربی کا ماہر تھا بلکہ مشرق کی دیگر مشہور زبانوں میں بھی کافی مہارت رکھتا تھا علاوہ اور تصنیفات کے اسکی ایک نہایت بلقدر تصنیف عربی کی مبسوط صرف ونحو ہے جسکی دو ضخیم جلدیں ۱۸۱۰ء میں چھپکر شایع ہوئیں اس کتاب میں مصنف نے ایک مفید التزام یہ کیا ہے۔ کہ جن جن صرفی ونحوی مسایل کو لکھا ہے ان کے متعلق بطور شواہد کے عربی اشعار بھی پیش کردیے ہیں[۲]

اس دور میں چند اسباب ایسے جمع ہوگئے جن سے عربی پر یورپ کو غیر معمولی توجہ ہوگئی۔ منجملہ ان کے ایک بڑا سبب **انگریزوں** کا ہندوستان پر تسلط ہے۔ مسلمانان ہند کا یہ زمانہ اگرچہ زمانہ انحطاط تھا۔ مگر پھر بھی عربی تعلیم کا مذاق عام طور پر موجود تھا۔ یہانتک کہ لکھنؤ اور دہلی کے جو علما آج زیادہ مشہور ہیں۔ وہ اسی آخری دور کی یادگار ہیں۔ اسلئے انگریزونکو بھی عربی پر توجہ ہوئی۔ اس توجہ سے جو مفید نتایج پیدا ہوئے انہیں ایشیاٹک سوسایٹی بنگال اور بمبئی کا نام خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہے۔ لیکن اسکا مفصل بیان آگے آئیگا۔ یہاں اسقدر لکھدینا کافی ہے۔ کہ انگریز بھی فرانسیسیوں کیساتھ اس دور میں برابر کے شریک رہے مشہور انگریز عالم ملیسڈن[۱] نے کلکتہ میں چند مولویوں کی مدد سے ایک عمدہ کتاب صرف ونحو پر لکھکر ۱۸۰۳ء میں شائع کی اسیطرح کلکتہ میں دو اور رسالے اسی زمانہ کے قریب قریب شایع ہوئے جنمیں سے ایک رسالے میں عربی کی چھوٹی بڑی حکائتیں جمع کی ہیں اور دوسرے رسالہ میں الف لیلہ کے تیسرے حصہ کا انتخاب اور ترجمہ تھا۔ اس دور میں صرف ونحو کی تین کتابیں اور قابل ذکر لکھی گئیں۔

(۱) علامہ **ای والڈ** جرمنی کی صرف ونحو عربی ۱۸۳۱ء سے ۱۸۳۳ء تک چھپکر لیپزیگ سے شایع ہوئی۔

(۲) علامہ **کاسپری** کی صرف ونحو پہلی مرتبہ ۱۸۴۸ء میں چھپکر لیپزیگ سے شایع ہوئی۔ پھر علامہ اگسٹس نے ترمیم وتہذیب کے بعد ۱۸۵۳ء میں دوبارہ شائع کیا۔ یہ کتاب اسقدر مقبول ہوئی کہ ۱۸۸۷ء تک اس کے پانچ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

(۳) پھر ۱۸۵۹ء میں ایک انگریز عالم رایٹ نے کاسپری کی صرف ونحو کو چند مطالب بڑھا کر انگریزی ترجمہ کے ساتھ دو جلدوں میں مرتب کیا۔ جو لندن میں چھپکر شائع ہوئی۔

یورپ کے علمانے جب عربی زبان پر توجہ کی تو ان کو صرف ونحو کی ایسی کتابوں کی تلاش ہوئی۔ جو ان کے لئے مفید ہوں۔ جب ایسی کتابیں نہیں ملیں۔ تو خود انہوں نے کوشش کرکے کتابیں تصنیف کیں۔ اور آئیندہ زمانہ کیلئے عربی زبان کی تعلیم کا سامان مہیا کیا۔ اس دور میں جتنی کتابیں لکھی گئیں وہ اسی کوشش پر مبنی ہیں۔

لیکن بڑا احسان جو یورپ نے عربی زبان پر کیا۔ وہ ان محققانہ لغتوں کی ترتیب ہے جنکی نظیر عربی میں نہیں ملسکتی سب سے پہلا لغت جو یورپ نے عربی کے جو لغت ترتیب دیئے

۱۶۵۳ء میں شایع ہوا وہ جیجیوس نامی ایک فاضل مستشرق کی تصنیفات ہے جو اٹلی کا رہنے والا تھا۔ پھر علامہ جولیس نے اسکی تقلید کی۔ اور ۱۶۵۳ء میں اپنا عربی لغت لیڈن سے شائع کیا یہ دونو لغت چونکہ صرف عربی کے تھے اسلئے علامہ مانینسکی نے نہایت ضخیم جلدوں میں [illegible] عربی فارسی۔ ترکی۔ کا ایک جامع لغت طیار کیا اور ہر لفظ کا مطلب لاطینی اور جرمنی دونو زبانوں میں

---

[۱] اس کا پورا نام "ان ٹوان ایزک سیل وسٹر دے ساسی" ہے بچپن میں صحت کی حالت اچھی نہ تھی۔ اسلئے ابتدائی تعلیم ایک پرائیویٹ استاد سے حاصل کی۔ باوجود اسکے ذہن اسقدر تیز تھا کہ کم عمری ہی میں یونانی اور لاطینی میں کافی لیاقت پیدا کرلی۔ بارہ برس کی عمر میں ایک فاضل راہب کی ملاقات ہوئی۔ جسکا نام "بے نی ڈکٹ ماٹین" تھا۔ اس راہب کی صحبت سے مشرقی زبانوں کا شوق پیدا ہوا اور دس برس کی محنت اور مطالعہ سے مشرق کی سات مشہور زبانوں میں غیر معمولی قابلیت حاصل کرلی ۱۷۸۰ء میں جبکہ اسکی عمر صرف بیس برس کی تھی۔ انجیل کے بعض قیمتی مسایل کا پتہ لگایا۔ اور ۱۷۸۵ء میں اکاڈمی آف انس کرپشن (یعنی قدیم کتبہ جات کی انجمن) کو دو نہایت بلقدر یادگاریں نذر دیں۔ ان دو کارناموں نے اسکی شہرت دور دور تک پہنچادی۔ اور یورپ کی تمام علمی انجمنیں اسکی قدردانی کیلئے آمادہ ہوگئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ فرانس میں ہر طرف پولیٹیکل بے چینی پیدا ہوگئی تھی۔ اور عنقریب بغاوت کی آگ مشتعل ہونیوالی تھی ۱۷۹۱ء میں یکایک یہ آگ بھڑکی۔ اور فرانس میں انقلاب ہوگیا۔ اس نے اطمینانی کے زمانہ میں وہ مشرقی لٹریچر کی بعض اہم تحقیقات میں مشغول تھا۔ کچھ عرصہ کی خونریزی کے بعد جب دوبارہ بادشاہت قایم ہوئی۔ تو گورنمنٹ کیطرف سے اسکی خاص طور پر قدردانی کیگئی۔ اور جنیوا بھیجا گیا۔ تاکہ ان مشرقی نسخوں کا مطالعہ کرے۔ جو اس شہر میں محفوظ تھے۔ ۱۸۰۶ء میں جنیوا سے واپس آیا۔ اور اپنی تحقیقات کی [illegible] اکاڈمی میں پیش کی۔ پھر ۱۸۰۶ء میں فارسی لٹریچر کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ اور نپولین اول شاہ فرانس نے بیرن کے عہدہ پر سرفراز کیا اس عرصہ میں فرانس کی پولیٹیکل حالت میں دوبارہ انقلاب شروع ہوا اور ۱۸۱۵ء میں بادشاہت کا خاتمہ ہوکر نئے سرے سے بوربون قایم ہوئی اس زمانے سے دی ساسی کی نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اول سررشتہ تعلیم کی کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا۔ پھر ایشیاٹک سوسائٹی پیرس کا پریذیڈنٹ منتخب ہوا۔ یہ ایک ایسی علمی جماعت ہے جسکی بالذات بھی وہ بہت کچھ مدد کیا کرتا تھا۔ دی فلپ کے عہد میں شاہی توجہ پھر مبذول ہوئی اور شاہی کتبخانہ کے مشرقی حصہ کا محافظ اور اکاڈمی آف انس کرپشن کا لایف سکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس ممتاز محقق نے منجملہ دیگر کتابوں کے عربی صرف ونحو پر ایک ضخیم کتاب لکھی۔ جو پندرہ سال کی مسلسل محنت کا نتیجہ ہے اسکی زندگی کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اسی کی کوشش سے پیرس میں اردو وسنسکرت اور چینی زبانوں کی پروفیسر مقرر ہوئے۔ اور اسی کی تجویز وہدایت سے روس اور جرمنی میں مشرقی زبانوں کی تعلیم شروع ہوئی سال ولادت ۱۷۵۸ء اور سال وفات ۱۸۳۸ء صرف ونحو کے علاوہ اسکی دیگر تصنیفات حسب ذیل ہیں۔ تذکرہ شعراے عجم، اصول عامہ صرف ونحو۔ اسمیں مختلف مصنفین عرب کے کلام نظم ونثر کا انتخاب ہے ایک عربی قصہ کا ترجمہ۔ قدامت فارس۔ مذہب دروز کے حالات۔ یہ آخری تصنیف ہے۔ اسمیں شام کے ایک پر اسرار مذہب کے حالات درج کئے ہیں انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا اور نیٹل۔

[۲] اس کا پورا نام لمسڈن میتھو ایل ایل ڈی ہے فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا عربی۔ اور فارسی کا پروفیسر تھا۔ عربی کے علاوہ فارسی میں بھی اسکی ایک صرف ونحو موجود ہے ۱۸۲۰ء میں ایسٹ انڈیا کی ملازمت ترک کرکے انگلستان گیا۔ اور علمی مشاغل میں مصروف رہا۔ ولادت ۱۷۷۲ء وفات ۱۸۳۵ء

[۳] وقایع ولیم ناسولیس مصنفہ مولوی کبیرالدین احمد مرحوم کا دیباچہ

[۵] سال ولادت ۱۵۸۴ء اور سال وفات ۱۶۲۴ء صرف ونحو کے علاوہ اور تصنیفات حسب ذیل ہیں عربی کا تعلیم کا ابتدائی رسالہ۔ عربی اور عبرانی کا باہمی تعلق عہد جدید کا عربی میں ترجمہ چند کتابوں کا عربی سے لاطینی میں بھی ترجمہ کیا لیکن انکے تفصیلی حالات معلوم نہیں۔

درج کیا۔ اس لغت کا نام کنز اللغات الشرقیہ ہے ۱۸۰۲ء میں وائنا دار السلطنت آسٹریا سے چھپکر شائع ہوا۔

اس کے بعد علامہ فرائیٹاگ نے چار جلدوں میں اور کازی مرسکی نے فرنچ میں اور بادجر اور لین نے انگریزی میں چار لغت تیار کئے جو ۱۸۳۰ء سے ۱۸۸۱ء تک چھپکر شائع ہوئے ان میں پہلا لغت یورپ میں زیادہ مشہور اور متداول ہے۔

ان سات لغتوں میں چھ لغت عربی کے عام لغتوں کیطرح ہیں جنہیں کوئی خاص تحقیق یا جامعیت نہیں پائیجاتی۔ لیکن ساتواں لغت علامہ لین کا اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ اس مصنف نے نہایت کوشش سے عربی کے تمام قاموس جمع کئے اور انگریزی میں ایک جامع لغت طیار کیا۔

لیکن جس بے نظیر لغت نے عربی کو ہمیشہ کے لئے مرہون منت بنالیا۔ وہ مشہور فرانسیسی مستشرق پروفیسر دوزی کا قاموس ہے یعنی اضافہ لغت عربی پر۔ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے کتب خانہ میں یہ لغت میری نظر سے گذرا، دو ضخیم جلدوں میں وہ تمام الفاظ اور مصطلحات جمع کئے ہیں جو عربی کے کسی لغت میں نہیں ملتے۔ کامل پچاس برس کی محنت اور تلاش سے یہ بے نظیر لغت تیار ہوا۔ تاریخ وادب اور علوم وفنون کی سینکڑوں کتابیں چھان ڈالیں اور جہاں کہیں اس قسم کے الفاظ ملے۔ جمع کرلئے۔ پھر سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی کرکے نہایت کوشش سے ان کا سراغ لگایا اور تحقیق وتنقید کے بعد جو مفہوم ثابت ہوا اسے لفظ بلفظ درج کیا۔ پہلی جلد کی ابتدا میں ان کتابوں کی فہرست دی ہے۔ جن سے اس لغت کی ترتیب میں مدد لیگئی۔ اس کے دیکھنے سے اس محقق کی تلاش وتحقیق کا سرسری اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ کون کون سی نایاب کتابیں جمع کیں۔ اور کس طرح ان سے مبہم اور مشکوک الفاظ کا پتہ لگایا۔

مسلمانوں نے جب سپین فتح کرکے ایک متمدن سلطنت کی بنا ڈالی۔ تو آٹھ سو برس کے اثر نے اسپین کی ملکی زبان میں عربی کے سینکڑوں لفظ داخل کردیئے۔ یہ الفاظ آج بھی اسپینی زبان میں موجود ہیں۔ مگر اختلاف لب ولہجہ نے انکی صورت اسطرح بدل دی ہے۔ کہ ان کا سراغ لگانا آسان نہیں ہے۔

پروفیسر دوزی نے مدت کی محنت سے ایک لغت طیار کیا ہے جسمیں عربی کے وہ تمام الفاظ جمع کئے ہیں۔ اور دکھلایا ہے کہ ان لفظوں نے موجودہ صورت کیونکر اختیار کی اور عربی میں انکی اصلی صورت کیا تھی!

افسوس ہے کہ یہ دونوں بے نظیر لغت فرنچ میں ہیں۔ اور ہم براہ راست ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے،

ادب عربی کے منتخبات

ان کتابوں کے علاوہ ایک اور چیز قابل ذکر ہے۔ یورپ نے عربی علم ادب کے نہایت مفید منتخبات ترتیب دیئے ہیں اور ان منتخبات میں ادب کی بعض ان کتابوں کا انتخاب ہے جو اس وقت تک چھپکر شائع نہیں ہوئیں۔ اور یورپ کے خاص خاص کتبخانوں میں محفوظ ہیں۔ انہیں سے بعض منتخبات میں عرب کی قدیم شاعری کے نمونے دیئے ہیں۔ بعض میں ضرب الامثال اور عرب کی اصطلاحات جمع کئے ہیں۔ اس قسم کی چودہ کتابوں کے نام اسوقت ہمارے پیش نظر ہیں جنمیں سے دو کتابیں بیروت میں۔ اور باقی لنڈن۔ برلن اور پارس وغیرہ میں چھپی ہیں۔

لغت دارجہ کی صرف ونحو

آجکل جو عربی عام طور پر نجد کے علاوہ تمام عرب میں مستعمل ہے اسکو لغت دارجہ کہتے ہیں۔ یورپ نے دارجہ کی صرف ونحو لکھے ہیں۔ اور نہایت اہتمام سے لکھے ہیں۔

سب سے پہلے کالنس نامی مستشرق نے ۱۸۰۰ء میں دارجہ کی صرف ونحو لکھی اور ۱۸۲۴ء میں چھپکر شائع ہوئی پیر ووتیبے نے لکھکر وائنا سے شائع کی۔ اسیطرح ۱۸۹۵ء تک بارہ کتابیں شائع ہوچکی ہیں جنمیں صرف ایک کتاب مصر کے ایک مسلمان عالم کی تصنیف ہے جو غالباً یورپ ہی کی تحریک سے لکھی گئی۔

لغت دارجہ کے مجموعہ امثال

صرف ونحو کے علاوہ لغت دارجہ کی ان ضرب المثلوں کو بھی (جو عام زبانوں پر چڑھی ہوئی ہیں) یورپ کے بعض عالموں نے نہایت کوشش سے جمع کیا ہے۔ اور عرب کے مختلف حصوں کے مجموعے الگ الگ ترتیب دیئے ہیں مثلاً علامہ لینڈبرگ نے خاص شام کی ضرب المثلیں جمع کی ہیں۔ باوجر نے صرف مصر کی امثال ترتیب دی ہیں۔ ان مجموعوں کے علاوہ سوسین نامی ایک مصنف نے ایک "مجموعہ امثال" ترتیب دیا ہے جسمیں عام طور پر دارجہ کی تمام امثال۔ اور حکیمانہ مقولے جمع کئے ہیں۔ امثال کے علاوہ جو قصے۔ اور چھوٹی چھوٹی حکائتیں عرب کے مختلف خطوں میں مشہور ہیں اور جن سے ان کے اخلاق وعادات اور طرز معاشرت کا پتہ چلسکتا ہے جرمنی کے چند مستشرقوں نے انکو بھی نہایت تلاش سے جمع کیا ہے۔ اس قسم کی تین کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔

(۱) سوسین کا مجموعہ حکایات۔ جسمیں موصل اور ماردین کی حکائیتیں جمع کی ہیں۔ یہ رسالہ مضمون کی صورت میں جرمنی کے ایک اخبار میں شائع ہوا تھا۔

(۲) سبی ٹابیک کا مجموعہ جو ۱۸۸۳ء میں لیڈن سے چھپکر شائع ہوا

(۳) لینڈبرگ کا مجموعہ جو ۱۸۸۸ء میں شائع ہوا

(الندوہ)

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے متعلقین خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہمہ وجوہ تندرست اور حمد الٰہی کرتے ہیں

۲۔ بزرگان ملت کی صحت کی خبر قوم کے لئے دل خوش کن ہے فاضل امروہی تشریف لیگئے آئے ہیں اور اس مرتبہ امید کیجاتی ہے کہ بہت دیر تک یہاں قیام فرمائیں گے۔

۳۔ حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی حج بیت اللہ کیلئے جانیوالے تھے مگر وہ سفر بوجہ علالت ملتوی ہوگیا حافظ صاحب نے اسکی بجائے قادیان ٹھیرکر فایدہ اٹھانا ضروری سمجھا اور وہ اب قادیان میں ہیں امید کیجاتی ہے کہ وہ مستقل طور پر قادیان رہنے کا انتظام کریں۔

۴۔ موسمی حالت کے متعلق سردی چمک اٹھی ہے آسمان کئی دنوں سے ابر آلود ہے۔ ابھی بارش نہیں ہوئی۔ کسی موسمی بیماری کی اسوقت تک چھیڑ چھاڑ نہیں۔ الحمد للہ

۵۔ سڑک بٹالہ کی متعلق یہ امر قابل اطمینان ہے کہ اسپر مٹی ڈالدی گئی ہے اور وہ حصہ جو قادیان تک سڑک سے الگ ہوکر آتا ہے درست کردیا گیا ہے مگر جبتک اس حصہ کو پختہ اور او نچا نہ کیا جاویگا اسکی موجودہ حالت برسات میں آرام دہ ہونے کی بجائے تکلیف دہ ہوگی

تازہ الہامات

۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ کَبُرَتْ فِتْنَتُکَ

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء جاء وقتک۔ ونبقی لک الآیات

۲۔ قرب وقتک ونبقی لک الآیات بینات

ترجمہ۔ ۱۔ فتنہ بڑا ہوگیا۔

۲۔ تیرا وقت آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھینگے

۳۔ تیرا وقت قریب آگیا اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے

فرمایا ان الہامات میں الفاظ باہرات بینات صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں یعنی دوام کا فایدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلتی ہوئی اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کیواسطے ہمیشہ قایم رہیں گے یہ خدا تعالیٰ کی لطف اور مدارات اور احسان کا بڑا نمونہ ہے۔ اور اسمیں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الفاظ شوکت کیساتھ تسلی دیتے ہیں کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کی قیام کی اصل مقصد کو ہم پورا کردیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہرات اور بینات کیا ہیں۔ مگر ایک بڑی شکر اور سجدہ کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑیگا + ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ یہ ہے۔

بہت سی حادثات اور عجائبات کا موں کی بعد تیرا حادثہ ہوگا

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک۔ رحمۃ منا وکان امراً مقضیا۔ قرب ما توعدون

(۲) اھرامت نافذاً

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے بتحقیق وہ نازل کرنیوالا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہوجائیگا۔ یہ رحمت ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتدائی سے مقرر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جسکا تم وعدہ دیئے گئے ہو + میں نے یہ حکم نافذ کردیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

روزانہ کے متعلق فیصلہ

روزانہ الحکم کا نمونہ شائع کیا گیا بعض خاص احباب کو علیحدہ خطوط کی ذریعہ خریداری اور توسیع اشاعت پر متوجہ کیا گیا اسکا نتیجہ الحمد للہ قابل شکر گذاری ہے جسقدر درخواستیں میں روزانہ کی اجرا کیلئے ضروری سمجھتا تھا وہ درخواستیں پوری ہوچکیں مگر وہ تمام مشتاق اور قدردان ناظرین یہ سنکر افسوس کریں گے کہ فی الحال روزانہ جاری نہو گا اسکی وجہ کیا ہے؟ اسکی بنا ایک رویا ہے جسمیں حضرت مخدوم الملۃ کو میں نے دیکھا اور مجھے فرماتے ہیں روزانہ کو ہفتہ وار کردو اور ہفتہ وار کو روزانہ اسکی تعبیر اور تاویل جو سمجھی گئی ہے وہ یہی ہے کہ ابھی روزانہ کو ہفتہ وار رہنے دو۔ اسلئے میں ان تمام احباب کو سردست کسی اور وقت کا انتظار کرنیکی

صلاح دیتا ہوں +

حضور ولیعہد بہادر

شاہی سیاحت کے ضمن مین خود حضور ولیعہد بہادر کے مختصر حالات زندگی دلچسپی سے پڑھے جائین گے - اس لئے انہین روزانہ پیسہ سے اقتباس کرکے درج کیا جاتا ہے - ایڈیٹر -

حضور شہزادہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ آف ویلز ۳ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کو ایک بجکر ۳۰ منٹ پر مارلبرو ہوس مین پیدا ہوئے اسوقت آپ کے والد ماجد کے علاوہ زچہ خانہ مین لارڈ چیمبرلین اور شاہی بیگمات موجود تہین - لنڈن گزٹ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری اسی روز اہل شہر مین مشتہر ہوئی - جسپر ہر شخص نے خوشی منائی - اسی سال ۷ - جولائی کو ونڈسر کیسل مین نام رکہنے کی رسم ادا کی گئی - ڈچس آف کیمبرج آپ کی دینی مان اور ڈیوک آف کیمبرج دینی باپ تہے - پیدائش کے ایک سال بعد ہی اتفاقاً شب کو آپ کے خوابگاہ کی چہت کو آگ لگ گئی مگر آپ مع اپنے بہائی اور والدہ معظمہ کے فوراً کمرہ سے علیحدہ کر دیئے گئے دوران قیام انگلستان مین آپ کی پرورش مارلبرہ ہوس یا سنیڈ رنگہم مین ہوتی تہی اور خود آپکی مادر محترمہ آپ کی تعلیم و ترتیب مین بنفس نفیس حصہ لیتی تہین - چنانچہ منجملہ اپنے اور بچون کے آپکی بسم اللہ بھی جنابہ موصوفہ ہی نے فرمائی تہی - اور جرمنی اور فرانسیسی زبانون مین گفتگو کرنے کے لئے جرمن اور فرنچ لیڈیان مقرر کردی تہین مذہبی تعلیم پادری جان نیل ڈالٹن کے سپرد تہی - اگست ۱۸۷۱ء مین زمانہ تعطیل رہنہم مین شہزادی مے آف ٹک صاحبہ (موجودہ پرنسس آف ویلز) کے ساتھہ آپ کو کہیلنے کا موقع ملا - فیاض قدرت نے بچپن ہی سے حضور والا کو زندہ دلی - خوش مزاجی اور تیز فہمی عطا فرمائی ہے - چنانچہ پادری ڈلبرفورس ایک خط مین اپنے ایک دوست کو لکہتے ہین - کہ " جارج بہت خوش مزاج - تیز اور زندہ دل ہے " اسی طرح تیراکی شہسواری اور کرکٹ کا شوق بہی آپ کو خورد سالی ہی سے تہا - جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی - تو آپ کی تعلیم کا مسئلہ ارکین خاندان کے روبرو پیش ہوا بعض لوگون کا خیال تہا کہ اور شہزادون کی طرح آپ بھی ایٹن کالج مین بہیجے جائینگے - مگر ملکہ معظمہ نے آپ کے لئے بحری تعلیم پسند فرمائی اور آپ مع شہزادہ البرٹ وکٹر کے ۵ جون ۱۸۷۷ء کو جہاز برطانیہ پر بہیجدیئے گئے اور دو سال تک فیرجیکس کی ماتحتی مین کام سیکہتے رہے مسٹر لاییس آپ کے خاص استاد تہے جہاز پر آپ مین اور دوسرے طالبعلمون مین صرف اتنا فرق تہا - کہ آپ کو رہنے کے لئے ایک کمرہ علیحدہ دیا گیا تہا - جب آپنے اس جہاز پر تعلیم پائی - تو ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء کو آپ جہاز بیکانتی پر بہیجے گئے - اس جہاز پر علاوہ مسٹر لاییس کے آپ کی تعلیم کے لئے ریورینڈ - جے - این - ڈالٹن بہی مقرر کئے گئے - یہ جہاز جس سکوارڈرن مین تہا وہ امیر البحر ارل آف کلین ولیم کے سپرد تہا - ۱۸۸۲ء تک آپ کو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا - اور آپنے جزائر غرب الہند - جنوبی امریکہ - کیپ کالونی - آسٹریلیا - فجی - جاپان - چین - سنگاپور - سیلون نہر سویز - مصر - بیت المقدس - اور یونان کی سیر فرمائی - آپ اپنے ساتہیون مین نہایت ہی ہر دلعزیز ہو گئے تہے - آپ جہان کہین جاتے سب آپ کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے تہے - شہزادہ نے اچہے میزبانون پر اپنے اعلے اخلاق و اوصاف کا پورا اثر ڈالا - آپ نے اپنا سفرنامہ بہی مرتب فرمایا جو ۱۸۸۶ء مین شایع کیا گیا اس سفر کے متعلق ایک یہ لطیفہ بہی قابل ذکر ہے کہ ایک مرتبہ لنڈن مین یہ بات مشہور ہوگئی کہ شہزادون نے (یعنی آپنے اور آپکے بہائی شہزادہ وکٹر نے) اپنے ناک پر جہاز کے لنگر کی شکل کہدوائی اور آپ کے والدین ڈاکٹرون کو ہزارون روپئے اس شرط پر دینا چاہتے ہین کہ کسی طرح ناک سے یہ نشان صاف ہوجائین - اس گپ کو آپ نے اپنے روزنامچہ مین بھی لکھا ہے - دوران سیاحت مین آپ جہان جہان پہونچے - نہایت تپاک سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا - اور ہر کرومہ نے آپ کو " خوش آمدید " کہا چنانچہ برجٹون مین حبشنون نے اپنے زیور اتار اتار کر آپ پر سے تصدق کئے - ایک بوڑہی عورت نے جارج سوم کے وقت کی ایک اشرفی نذر کی جس کو آپ اب تک اپنی گہڑی کی زنجیر مین لگائے ہوئے ہین - جب آپ کا جہاز خط استوا کے جنوب مین پہنچا - تو آپ کے ہمراہی ملاحون نے عجیب عجیب کہیل کئے - جن مین سے ہر ایک مین آپ اور شہزادہ وکٹر شریک رہے آخر آپ کا سفر بخیر ختم ہوا - اور آپ نے جہاز رانی کے متعلق مختلف امتحانات پاس کرکے متعدد عہدے پائے - ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جب آپ ۱۸۹۰ء مین جہاز " تہرش " کے کپتان تہے - تو سالونیکا مین ایک ترکی پاشا سے ایسے وقت ملنے کا اتفاق ہوا - جبکہ آپ کوئلہ بہروانے کے کام پر متعین تہے اور آپ کے کپڑے اور ہاتہہ منہ سب کالے ہو رہے تہے - پاشا کو آپ کی یہ ہیئت کذائی دیکہہ کر سخت حیرت ہوئی اور اُس نے آپ کو بمشکل شہزادہ تسلیم کیا - ۱۸۹۲ء مین جب آپ کمانڈر تہے کہ یکایک آپ کے بہائی نے جو ولیعہد سلطنت ہونے والے تہے - انتقال کیا - اور آپ کے کارنامہ ملازمت کی نقل شاہی باب کتاب سے مبدل ہوگئی - ۲۵ - مئی ۱۸۹۲ء کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے آپ کو " ڈیوک آف یارک " ارل آف انورنس اور " بیرن آف کلارنی " کے خطابات سے مفتخر فرمایا - اسی سال ۱۷ - جون کو اپنے مرتبہ کے فرائض ادا کرنے کا پارلیمنٹ مین حلف اٹہایا اور وہین لارڈ سالسبری نے آپ کے ذاتی خصائل بیان کئے - مئی ۱۸۹۳ء مین آپ کی شادی اپنے بہائی کی منگیتر پرنسس وکٹوریہ آف ٹک سے ہوئی - اس مبارک موقع پر بادشاہ و ملکہ ڈنمارک زار روس شہزادہ جرمنی - مہاراجہ صاحب کپورتہلہ اور راجہ صاحب گونڈل موجود تہے - ۱۸۹۷ء مین جب ہندوستان مین قحط پڑا - تو آپ نے غریب ہندوستانیون کے لئے ایک رقم کثیر عطا فرمائی اور آئرلینڈ کا سفر کیا - ۱۸۹۸ء مین آپنے جہاز ایکبین کے افتتاح کی رسم ادا کی ۱۸۹۹ء مین آپنے پہر آئرلینڈ کا سفر کیا - جنوری ۱۹۰۱ء مین ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے وفات پائی - تو آپ کو ڈیوک آف کارنوال - ڈیوک آف رتہسے - ارل آف کیرک - بیرن آف رنفرو - لارڈ آف دی آئلیس اور گریٹ سٹوارڈ آف سکاٹ لینڈ کے خطابات اور القاب مرحمت ہوئے - اسی سال آپ کو کینیڈا آسٹریلیا و جنوبی افریقہ کا سفر کرنا پڑا - جس کے بعد آپ پرنس آف ویلز بنائے گئے ۱۹۰۱ء مین آپ کو اعزازی امیر البحر بنائے جانے کا فخر حاصل ہوا - اور ۹ - نومبر ۱۹۰۵ء کو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک گلزار بنایا آپ کا پروگرام سیاحت ہند بہت کچہہ آپکے پدر بزرگوار حضور ملک معظم کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے - جس مین حضور رفیع الشان نے حیدر آباد دکن - میسور - گوالیار - کشمیر - اندور جیپور اودے پور - بیکانیر - الور وغیرہ وغیرہ ریاستون کو بہی آپ کے قدوم فرخ لزوم سے مفتخر ہونے کا موقع دیا ہے -

شہزادہ والا قدر کو ٹکٹ جمع کرنے کا بڑا شوق ہے - اور کبوترون سے بہی خاص دلچسپی رکہتے ہین - لیکن ہندوستانیون کی طرح نہین بلکہ شاہان ایران کی مانند آپ بہی ان سے قاصد کا کام لیتے ہین - آپ کو کاشتکاری کی قیمتی معلومات حاصل ہین - خدا کرے آپ کی تشریف آوری عام ہندوستانیون کے لئے عموماً اور یہان کے والیان ریاست کے لئے خصوصاً باعث برکت ہو - اور وہ آپ کے شاندار کامون سے مفید سبق حاصل کرین !

جیپور مین شاہی قیام چراغان

راجہ جے سنگہ نے نیا شہر جیپور تعمیر کرنے اور آباد کرنے مین شستہ مذاق ظاہر کیا تہا - بازار سو سو فٹ چوڑے - تمام مکانات گلابی رنگ سے رنگے ہوئے - اور عمارتون کی طرز ساخت ایک ہی قسم کی ہے اس نے شہر کو خوبصورت بنا رکہا ہے شب گذشتہ کو پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے اعزاز مین تمام شہر مین روشنی کی گئی تہی شہر کے باہر بہی روشنی تہی - نرسنگہ گڈہ جو شہر سے شمال مغرب مین ایک پہاڑ پر واقع ہے ایک بڑا شاندار منظر پیش کر رہا تہا - قلعہ کی دیوارون پر باقاعدہ قطارون مین چراغ روشن تہے - اور پہاڑ کے وسط مین قلعہ سے نیچے " ویلکم " کے درخشان حروف تہے - سٹیشن سے جو شہر کو سڑک جاتی ہے - اس کے دونون طرف کے درختون سے ہزارون لالٹینین لٹکا رکہی تہین بازار جگمگ جگمگ کر رہے تہے -

ان شاندار نظارون کو دیکہتے ہوئے ہز رائل ہائینس محلون مین تشریف لیگئے - جہان مہاراجہ صاحب نے آپ کی ضیافت کی تہی -

(شاہی دعوت)

یہہ دعوت کئی اعتبار سے قابل ذکر ہے - شاندار دربار کا کمرہ اسی مطلب کے لئے مخصوص کیا تہا - مہاراجہ صاحب اپنے شاہی مہمانون کی تشریف آوری اور خاطر تواضع کرنے مین محفوظ تہے - اور جو اپنا فخر سمجہتے تہے - مہاراجہ صاحب داخلہ کے کمرہ مین کہڑے ہز رائل ہائینس کی آمد کا انتظار کرتے رہے - جب شاہی گاڑی آئی - تو پرنس و پرنسس آف ویلز کا استقبال کیا - اور دربار کے کمرہ مین لیجا کر شاہی کرسیون پر بٹہایا - پرنس آف ویلز شام کے لباس مین زیب تن تہے اور ستارہ ہند کا فیتہ ڈالے ہوئے تہے - پرنسس آف ویلز نے ایک شاندار گون پہن رکہی تہی - اور ایک ہیرون کا ہار گلے مین تہا - اور جواہر نگار جیغہ پیشانی کو زینت دے رہا تہا - جب سنہری پردے اُٹہائے گئے - اور پرنس اور پرنسس آف ویلز دربار کے دعوتی کمرہ مین جا داخل ہوئے - تو مہاراجہ اپنے خاص کمرہ مین کہڑے رہے اور مشیرون سے گفتگو کرتے رہے - دعوت کے لوازمات میزون پر چنے جا رہے تہے

جب شراب لائی گئی تو مہاراجہ صاحب ہی پرنس آف ویلز کے ساتھ جام شریک ہو گئے۔ اور ملک معظم کا جام صحت تجویز کیا۔ اپنے شاہی مہمانوں کے جام صحت تجویز کرنے کی تقریر مہاراجہ صاحب کے منشی اعلیٰ نے پڑھی۔ تقریر میں ایک بات کا ذکر خاص تہا وہ یہ تہی کہ جب مہاراجہ صاحب جوبلی کے موقعہ پر ولایت گئے تہے۔ تو پرنس و پرنسس آف ویلز نے آپ کا استقبال کیا تہا۔ اور ہر طرح بڑی خوش اخلاقی سے سلوک کیا تہا۔ تقریر میں مذکور تہا کہ اب ایک ایسا موقع آیا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب پرانی دوستی کا حق و بعید اور ہی کنسرٹ کی دعوت اور خاطر تواضع میں ادا کر رہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے ہر طرح سے ظاہر کیا کہ وہ پرانی دوستانہ عنایتوں کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ تقریروں کے بعد ایک گھنٹہ تک محلوں کے اندرونی صحن میں تشریف فرما رہے۔ ریاست کا بینڈ باجہ بج رہا تہا۔ پرنس و پرنسس آف ویلز بڑی بے تکلفی سے ان لوگوں سے گفتگو کرنے لگے۔ جو جیپور کی ریاست میں اعلےٰ عہدوں پر ہیں۔ اور ریاست کی فلاح و بہبودی میں کوشش کرتے ہیں۔ لیکن تمام دلچسپی کا مرکز ایک شیر تہا جس کو پرنس آف ویلز نے مارا تہا۔ اور جسے چارپائی پر ڈالکر چند آدمی اندرونی کمرہ دربار میں لے گئے تہے۔ رسے نے تعریف کی پرنسس آف ویلز بہت خوش تہیں۔ کیونکہ ان کے عالیجاہ شوہر نے ایک شیر شکار کیا تہا۔ پرنسس آف ویلز کی وضع قطع شاہانہ ہے۔ مگر زندہ دلی کیجوش کی حالت میں ان کی وضع بہت شاندار اور دلربا ہو جاتی ہے سمبہر کی شکار ہاتی کا جو لوگ صحیح ذکر کرتے۔ اس کو پرنسس بڑے شوق سے سنتی تہیں۔

دوسرے دن دو تین طرف سے شیر دن کی رپورٹیں پہنچیں منجملہ ایک سانگانیر سے تہی۔ کہ وہاں ایک شیر موجود ہے۔ پرنس آف ویلز ایک سپیشل ٹرین میں روانہ ہو گئے۔ مگر وہاں پہنچنے سے آدہ گھنٹہ پیشتر ہی شیر بہاگ گئے۔ اس لئے ولیعہد بہادر کو ناکام ریذیڈنسی کی طرف لوٹ آنا پڑا۔ پہلے خیال کیا گیا تہا کہ پرنسس آف ویلز پرانے شہر امیر کے کہنڈرات کی سیر فرمائینگے۔ مگر شہزادی صاحبہ نے ریذیڈنسی میں رہنا پسند کیا۔ اور چہ بجے شام کے شاہی ٹرین پرائیویٹ طور پر بیکانیر کو روانہ ہوئی۔

بہت سے لوگوں نے امیر کی سیر کی۔ اور یہ نتیجہ نکالا کہ راجہ جے سنگہ کو بڑا مشہور فن عمارت تہا۔ مگر امیر چھوڑنے میں غلطی کی۔ شاہی سیاحت کو ایک بات قدرے ناکام بناویگی۔ اور وہ یہی کہ خشک سالی کا اندیشہ ہمیں رہا ہے۔ پچہلی دفعہ زیادہ بارش نہ برسی تہی۔ اگر اب بارش ہو جائے تو قحط نمودار نہ ہونے پائیگا۔ اگر نہ برسی تو کسانوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اشیار خوردنی کا نرخ معمولی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں سے بیکانیر میں پرنس آف ویلز کی تشریف بری کے متعلق دہوم دہام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے بذات خود تمام تیاریوں کی نگرانی کی۔ لال گڑھ محل جو سرخ پتہر کا بنا ہوا ہے۔ ایک نہایت ہی شاندار عمارت نظر آ رہی ہے اسکی شان و شوکت تصور کیجا سکتی ہے۔ محل کے ارد گرد اسٹافت اور ان مہمانوں کے لئے کیمپ بنایا گیا ہے۔ جو پرنس آف ویلز سے ملنے آئے ہیں۔ کیمپ میں برقی روشنی جلائی جاتی ہے۔ محل کی زیب و زینت نہایت شاندار ہے۔ ریلوے سٹیشن بہی خوب آراستہ کیا گیا ہے۔ اور سٹیشن سے محل تک جو جلوس گذرنے والا ہے۔ وہ بہت قابل دید اور پرشکوہ و تجمل ہوگا۔

سینکڑوں راجپوت شرفاء جو خوبصورت اور شاندار لباس میں ملبوس ہونگے۔ اپنے اہلکاروں سمیت اونٹوں پر سوار ہو کر سڑک کی ہر دو جانب کل صبح کہڑے ہونگے۔ سڑک پر جا بجا محرابیں اور مصنوعی مگر شاندار دروازے بنائے گئے ہیں۔ امپریل سپاہ اور مہاراجہ کی بے قاعدہ فوج اور شتر سوار شاہی محلوں کے باغات سے لیکر بادمیں تک سٹیشن والی سڑک پر دو رویہ صف بستہ کہڑی رہینگے۔ پرنس و پرنسس آف ویلز کے ہمراہ لانسرز اور شتر سواروں کا ایک حصہ ریذیڈنسی تک جائیگا آج صبح کا نظارہ بڑا ہی شاندار تہا۔ اور دربار دہلی کی یاد دلاتا تہا۔

کل سہپر کے وقت شاہی گاڑی گجنیر میں جو ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے شکار کھیلنے جائیگی۔ شام کے وقت پرنس آف ویلز دو تین گھنٹے تک تیتروں کا شکار کھیلینگے۔

ہفتہ کی صبح کو ہز رائل ہائینس گجنیر کی جھیل میں قاز شکار کرینگے۔ قرب و جوار کے تالابوں پر مرغابیاں وغیرہ بکثرت آنا شروع ہو گئی ہیں۔ لیکن پرندوں کو وہاں سے شکار جھیل گجنیر میں لائیں گے۔ امید ہے۔ شکار کا نتیجہ خوب رہیگا۔ پیر کی صبح کو گجنیر کے پرانے محلوں میں شکار کھیلینگے۔ موٹر کاریں سواری کا کام دینگی۔ سڑک پر پانی چھڑک دیا جائیگا۔

پیر کی شام کو پرنس و پرنسس آف ویلز بیکانیر میں واپس آکر امپریل فوج ملاحظہ فرمائینگے۔ شاہی ضیافت پرانے محل کے کمرۂ دربار میں کی جائیگی۔ رات کے ۱۱ بجے ولیعہد بہادر رخصت ہو جائینگے بیکانیر کی تیاری کا خیال کر کے کہا جا سکتا ہے کہ شاہی سیاحت کامیاب ہوگی۔

موت العالِم موت العالَم

فی الحقیقت ایک عالم باعمل کی وفات دنیا کی موت ہوتی ہے۔ میں نہایت درد دل کے ساتہ الحکم کے ناظرین کو حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی خبر وفات سناتا ہوں۔ مولانا مرحوم کی خبر وفات قادیان میں ۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو پہونچی۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی اس مفارقت کے صدمہ کو محسوس کیا۔ مولوی صاحب ایک فاضل باعمل اور صوفی مدارق رکہنے والے متبع سنت تہے۔ علم مناظرہ میں انہیں ایک خاص مذاق اور ملکہ تہا۔ مولوی صاحب مرحوم کی وفات دو شہتیروں کے ٹوٹنے والی پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیز عبد الغنی پسر مولوی صاحب مرحوم نے آپ کی وفات کا مفصل خط لکہا ہے جسکو میں ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔ اعلےٰ حضرت نے خود اس خط کو سنایا اور ایڈیٹر الحکم کو حکم دیا کہ اسکا جواب لکہدے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بچہ کو لکہدو کہ ہم ہر طرح سے اسکی مدد کرنے کو طیار ہیں۔ اسے چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے اور ان کے علوم دینیہ اور اخلاق اور عادات کو حاصل کرے۔ علوم کے حاصل کرنے کے لئے خواہ وہ یہاں آجاوے بہر حال یہہ ضروری امر ہے کہ وہ بہت سعی کرے۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب مرحوم کی وفات پر اس ضرورت کو بہی محسوس فرمایا ہے کہ کیا تجویز کی جاوے جو جماعت میں قادر الکلام علماء پیدا ہوں اور وہ خدمت دین کریں۔ اسکے لئے دار الامان کے سمجہدار اصحاب غور کر رہے ہیں اور ایک عظیم الشان قومی کام کا بنیادی پتہر رکہا جائیگا۔ ہمیں یقین رکہنا ہو کہ یہ مولوی برہان الدین مرحوم کی ایک یادگار ٹہیر جائیگی اور یہ نافع الناس کام انکے لئے ثواب کا موجب ہوگا اسلئے کہ اسکا محرک انکی موت ہی ہے حضرت اقدس نے بروز جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو اپنی جماعت کو لیکر جنازہ پڑہا۔ دیر تک دعائے مغفرت فرماتے رہے ہر جماعت کو چاہیئے کہ جنازہ غائب پڑہیں۔ اب میں وہ خط بجنسہ ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام

کل نفس ذائقۃ الموت

ہادی طریقت پیشوائے شریعت پیر و مرشد دستگیر خورد دستگیر دام ظلہ۔ بعد تسلیم عجز خاک پر رکہکر حضرت کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ والد صاحب نے جب آپکا الہام سنا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ تو انہوں نے ایک تو مولوی عبد الکریم مرحوم اور دوسرا شہتیر اپنے آپکو سمجہے اور رمضان شریف کی ۲۰ تاریخ کو اعتکاف میں بیٹہے اور ان دنوں میں قرآن شریف کا انکو ایسا حد شوق ہو گیا تہا اور فرضوں میں بہقدر قراءت پڑہتے تہے کہ مقتدی تہک جاتے تہے اور تمام دن قرآن شریف پڑہتے رہتے تہے اور اعتکاف میں یہ الہام ہوا۔ انا کفیناک المستہزئین اور بعد اس کے ایک اور الہام ہوا جسکا خلاصہ فرمایا کہ امام الوقت تو ایک طرف رہے اب تو انکے مریدوں کو بہی الہام ہونے لگے پھر ہم اس سچے سلسلہ کی تائید کیوں نکریں اور بدہوار کو نہائے اور منگلوار کی رات کو چاند دیکہا گیا اور اعتکاف ہی اٹہکر گہر تشریف لائے اور دروازہ میں کہڑے ہو کر فرمایا السلام علیکم بعد اسکے اندر آئے اور کہانا کہانے کے بعد فرمایا مجہے سردی سی لگی ہے پھر عشاء کی نماز پڑہکر اندر آئے اور رات کو بخار سخت ہو گیا اور صبح کو عید پڑہی اور بدہوار اور جمعرات کو بخار تہا اور جمعہ کو بالکل تندرست تہے اور آپ مسجد میں آئے اور بیٹہکر جمعہ پڑہا بعد اسکے سب نے السلام علیکم کہا اور آپنے بڑی خوشی سے جواب دیا وعلیکم السلام اور ماسٹر ہدایت اللہ صاحب نے سلام کے بعد کہا اگر کوئی قصور ہو تو معاف کرنا فرمایا یہ آخری سلام ہے۔ لیکن ناطاقتی بہت تہی پھر ہفتہ کو بہی اچہے تہے پھر اتوار کی رات کو بخار ہوا اور عشاء کی نماز وضو سے پڑہی۔ یہ اسواسطے لکہا ہے کہ باقی نمازیں انہوں نے تیمم سے ادا کی تہیں اور رات کے آٹہہ بجے کے قریب کہا تیلادو کہ کتاب میں نشان رکہنا ہے میں نے تیلا دیا اور کہا کہ کتاب کہاں ہے فرمایا کتاب یہی اور یہ میرا کلام اللہ ہے۔ اور پہر رات کے ۹ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک مغرب کی طرف منہ کئے ہوئے قرآن شریف زبانی پڑہتے رہے جب ایک بجا تو خاکسار نے کہا کروٹ بدلو تہک گئے ہو گے دوبارہ سہ بارہ کہنے پر کروٹ بدلی اور پڑہتے رہے اور میں نے کہا کیا پڑہتے ہو فرمانے لگے کہ منافقوں کی حدیث کہلی ہوئی ہے محمد الرسول اللہ کی کچہری میں جواب دعویٰ دے رہا ہوں میں نے کہا ختم کب کرو گے کہنے لگے تو نے مجہے باتیں کرائی ہیں ورنہ میں اب تک ختم کر لیتا پھر آپ دو بجے چپ ہو گئے اور سو رہے اور تین بجے پہر پڑہنے لگے اور صبح کی نماز پڑہی اور پہر کہنے لگے کہ دروازے کہولو۔ کہ مجہے انتظار ہے پوچہا گیا کس کی۔ جواب نہ دیا۔ اور پہر دو دفعہ پاخانہ کی حاجت ہوئی اور پہر آپ چارپائی پر لیٹ گئے اور آنکہیں کہولیں کلمہ شریف پڑہنے لگ گئے اور پہر دو منٹ کے اندر اس جہان فانی سے پونے نو بجے رحلت پا گئے بعد میں حاجی عبد اللہ صاحب آئے کہنے لگے کہ مجہے خواب آئی ہے کہ دو ستارے روشن زمین پر ٹوٹ پڑے مولوی صاحب سے بیان لینے کو آیا مولوی صاحب فوت ہو گئے تہے انا للہ و انا الیہ راجعون اور احمدی

بودھ مذہب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً ساڑھے پانسو برس قبل جبکہ مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ میں شریعت موسوی کا آفتاب اپنی برکات اور پاک تعلیمات کے معراج کمال کا جلوہ دکھا کر نصف النہار سے مغرب کی جانب کئی درجے ڈھل چکا تھا اور مشرقی ایشیا میں جہالت و ضلالت کی تاریکی اچھی طرح پھیل کر حضرت کرشنؑ کی متبرک تعلیموں کو کالعدم کر چکی تھی تو خدا تعالیٰ نے مشرقی ایشیا کے آباد اور وسیع ملک ہندوستان میں بموجب آیت وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ حضرت گوتم بودھ علیہ السلام کو نازل کیا۔ اس برگزیدہ نبی نے خدا کے پاک کلام سے مدد پا کر تقریباً چالیس سال کی عمر سے وعظ و نصیحت اور احکام خداوندی کی اشاعت شروع کی چنانچہ حضرت گوتم بودھؑ کا ہی ایک قول ہے "میری تعلیم پر اپنا دھیان رکھو میں مثل ایک طبیب کے ہوں جو آسمانی ادویات اپنے ساتھ لایا ہوں۔ کل چیزیں متغیر ہیں مگر میری تعلیم کو تغیر نہیں" واقعی یہ وہی ایک تبدیل نہ ہونے والی تعلیم تھی جسکے لئے تمام مرسلین مبعوث ہوئے یعنی توحید۔

حضرت بودھ علیہ السلام کے اس دعوی سے ظاہر ہے کہ سوا نبی یا رسول کے کوئی دوسرا شخص ایسا دعوی نہیں کر سکتا۔ جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون و حضرت شعیب وغیرہ اور حضرت عیسےٰ کے لئے اون حواریین اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی و حضرت عمر فاروق رضی وغیرہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضہ و مخدوم الملت و فاضل امروہوی رضہ و تراب احمدی وغیرہ پیدا ہو گئے اسیطرح حضرت گوتم بودھ علیہ السلام کے لئے جیسا کشیپ۔ انند وغیرہ مستعد و ذی حوصلہ مریدین پیدا ہو گئے تھے حضرۃ گوتم بودھؑ کی تقریر میں وہ غیر معمولی خارق عادت تاثیر تھی اور اونکا بیان دلونکو اسطرح تسخیر کر لیتا تھا کہ ہزارہا گمراہ اور دور از صراط مستقیم اشخاص صرف اونکی زبان سے نکلے ہوئے چند ناصحانہ فقرات سنکر مرید ہو جاتے تھے چونکہ حضرت گوتم بودھ علیہ السلام مؤید من اللہ اور مامور من اللہ تھے اسلئے بہت تھوڑے دنوں میں اسی طرح اس مذہب کا دائرہ وسیع ہوتا گیا جسطرح مذہب اسلام حیرت انگیز طریقہ سے دنیا میں پھیلا۔ وہ مذہب جس میں خلاف فطرت اور دور از عقل باتیں زبردستی منوائی جاتی ہیں دنیا میں اتنی جلدی شائع نہیں ہو سکتا یا جس مذہب میں خود دل اور دماغ پر قبضہ کرنیکی قابلیت نہو اوسکی نسبت اگر ہزار شمشیر چھوڑ بندوقیں اور توپیں بھی کام لیں تو غیر ممکن ہی کہ ایک چھوٹا سا قطعہ بھی ڈر کے مارے اس مذہب کو مان لے۔ مثال کے لئے دور نہیں جاتے سکھوں کی حکومت اور پنجاب کے مسلمانوں کی حالت پر غور کر لو۔ حضرت گوتم بودھ علیہ السلام نے جو مذہب پیش کیا اوسمیں خلقی روشنی۔ پوری دلفریبی اور حقیقی نجات موجود تھی اسی لئے اس مذہب نے بالکل مذہب اسلام کی موافق تمام ہندوستان لنکا برہما سیام۔ انام۔ نیپال۔ تبت۔ منگولیا۔ چین۔ کوریا۔ جاپان وغیرہ بیسیوں ملکوں کو حیرت انگیز قلیل مدت میں اپنا پیرو بنا لیا۔ آجتک کسی مورخ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ مذہب بودھ کی اشاعت میں جبر و اکراہ سے کام لیا گیا تھا۔ مذہب بودھ کے محرف و تبدیل شدہ اصولوں پر نظر ڈالیے تو ان سے بھی یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ اس مذہب نے انسان کو بالکل صوفی منش اور درویشانہ زندگی بسر کرنیوالا بنانیکی کوشش کی ہے عقلمند کی تعظیم کرنا۔ والدین کی خدمت۔ نفس امارہ کی مخالفت۔ ہمیشہ موقع فہمی کو ملحوظ رکھنا انسانوں بلکہ حیوانوں سے بھی ہمدردی و خلاق برتنا۔ شیرین کلام و فصیح بننے کی کوشش کرنا۔ چوری۔ جھوٹ۔ قتل عمد۔ غصہ۔ تعصب۔ تکبر وغیرہ رذائل سے بچنا۔ دنیا اور اس زندگی کو ہیچ خیال کرنا۔ تن پروری اور آسائش جسمانی کا خیال بھی نہ آنے دینا۔ خدا تعالیٰ کو رحیم و کریم خیال کرنا وغیرہ وغیرہ باتوں کی ہدایت اس مذہب میں موجود ہے۔ اب اوس امداد غیبی کو دیکھو کہ جو خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے نیک بندوں کی کرتا ہے اور دنیا میں بھی انکو عزت دیتا ہے۔ بودھ مذہب کے ماننے والے فقیروں۔ درویشوں اور دنیوی سامان ترک کرنے والوں ہی میں چکر کھاتی رہی چندر گپت و راجہ اشوک و راجہ کنشک۔ و راجہ سلاوت وغیرہ بہت سے شہنشاہان عظیم الشان پیدا ہوئے اور تمام ہندوستان کا بادشاہی مذہب بودھ قرار پایا۔ یہ اس خدائی تعلیم اور مذہب آسمانی ہی کی برکت تھی کہ مہاد لیوا دہتیا۔ ہندا وغیرہ بہت سے بڑے بڑے اکابر علماء لکھوار اور ریفارمر اس مذہب میں پیدا ہوئے اور نالندہ کا عظیم الشان دارالعلوم ہند میں قائم ہوا۔ حضرت خاتم الانبیاء تو تمام دنیا کے لئے پیغمبر اور ہادی و رہبر ہیں۔ باقی مامورین من اللہ میں غور کرنیسے یہ بات بالبداہت معلوم ہوتی ہے کہ مغربی ایشیا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مشرقی ایشیا میں حضرت گوتم بودھ علیہ السلام گویا دو ہمرتبہ پیغمبر تھے۔ سلسلہ موسوی کے اخیر مجدد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر و ہندوستان میں آئے اور یہاں سلسلہ گوتمی کے خلیفوں سے برابر آشنا رہتے ہوئے اور تھوڑے سے اختلاف کو افہام و تفہیم کے بعد دونوں مذہبوں کے اماموں نے معمولی اختلاف سمجھا چنانچہ زمانہ حال میں تبت کے مشہور کتب خانے سے جو لاماؤں کا کتب خانہ ہے انجیل اس حیثیت سے برآمد ہوئی ہے کہ وہ گویا بودھ مذہب کی کتاب ہے یا بودھ مذہب کی کسی کتاب کا کوئی حصہ ہے اس خیال کو اور بھی زیادہ تقویت ہوتی ہے جب اسپر غور کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی تعلیم میں زیادہ تر درویشی اور فقیرانہ زندگی بسر کرنے پر زور دیا ہے اور یہی گوتم بودھ علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہے حالانکہ اب عیسائی بھی پکے دنیادار اور عیش و عشرت کے بندے ہو گئے ہیں اور بودھوں کی بھی یہی حالت ہو گئی ہے خلاصہ کلام یہ کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام وہ مامور من اللہ ہیں جنکو مغربی ایشیا و مشرقی ایشیا دونوں سے تعلق ہوا اسکی ثبوت میں ہنٹر صاحب (جنہوں نے ہندوستان کا گزیٹیئر تیار کیا ہے) کا یہ قول بھی قابل تذکرہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ

"ہند۔ تبت۔ چین۔ جاپان وغیرہ ممالک کے علاوہ بودھ مذہب کے مسائل اور مراسم دینی کا ابتدائی زمانہ میں دین عیسوی پر بھی اثر پڑا" (باقی اسبات کے ثابت کرنیکی ضرورت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے اور انہوں نے بدھ مذہب کے علماء سے مباحثے کئے اور کشمیر میں فوت ہو کر سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہوئے جسکو شوق ہو ہمارے سید و مولا مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف **راز حقیقت** وغیرہ کو دیکھے)

حضرت خاتم الانبیاء چونکہ تمام بحر و بر کیلئے باعث ہدایت ہو کر تشریف لائے اسلئے اس شخص کا مثیل جو مشرقی و مغربی دو زبردست سلسلوں سے تعلق رکھنے والا مجدد تھا اس سلسلہ محمدی میں پیدا ہونا ضروری تھا۔ چونکہ اس سلسلہ محمدی کا مبداء و منشاء مغربی ایشیا یعنی ملک عرب تھا اسلئے اسکا انجام و انتہا ضرور مشرقی ایشیا میں ہونا چاہیے تھا تاکہ اس سلسلہ یعنی خاتم السلاسل کو گذشتہ سلسلوں کے ساتھ پورے طور تشابہ و تعلق حاصل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس جناب **میرزا غلام احمد** صاحب مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مثیل سلسلہ محمدی کے مجدد مشرقی ایشیا یعنی ہندوستان میں مبعوث ہوئے۔ اخاہ! الحجا بودم رکب کجا تاختم۔ ہاں! تو وہ بات رہ گئی۔ اب یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ بودھ مذہب جہاں پیدا ہوا جہاں پرورش پائی۔ جہاں سے دوسرے ملکوں میں پہنچا وہیں یعنی ہندوستان میں تو آج کے دن اوسکا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے اور دوسرے تمام ملکوں میں تاحال نہایت کامیابی و عزت سے اشاعت ہو رہی ہے جو ہو ہندوستان میں اس مذہب کے بانی کی نسلیں تک بھی گم ہو نا ہرگز کوئی معمولی سی بات نہیں ہے۔ بودھ مذہب نے بلا جبر و اکراہ لوگوں کے دلوں کو تسخیر کیا تھا اس مذہب کے اصول اسقدر مرور ایام کے بعد بھی ایسی ہیں کہ ہندوستان کے ہندؤں کا مذہب ہرگز ہرگز بودھ مذہب کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور کوئی بدھ مذہب کا فاضل کسی بھی پنڈت سے مذہبی مباحثہ میں شکست نہیں پا سکتا۔ یہ کہنا کہ بودھ مذہب اپنی اندرونی کمزوری کے باعث نامقبول ہو کر گم ہو گیا اور اسکی جگہ ویدوں کے مذہب کی اشاعت ہوئی جسمیں دلفریبی کی ادا موجود تھی بالکل غلط ہے اور کوئی معقول دلیل پیش نہیں کیجا سکتی۔ ہندوستان سے بھی بودھ مذہب کے جلاوطن ہونیکا سبب سوائے ناحق شناس لوگوں (جنکا پیدا ہو جانا عرصہ دراز کے بعد ہر ملک و مذہب میں ممکن بلکہ ضروری ہے) کے بیجا ظلم و تعدی اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں نے اپنے بعض آریہ دوستوں سے سنا ہے کہ وہ بودھ مذہب کے جلاوطن ہونیکے قصہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ شنکر اچارج نے بودھوں سے اس شرط پر مباحثے کئے کہ جو مباحثہ میں مغلوب ہو کر وہ [illegible] اور اگر نہ ہرا سکو تو [illegible] آریہ ورت (ہندوستان) سے جلاوطن ہو جاؤ۔ چنانچہ کوئی بودھ مذہب کا عالم شنکر اچارج کو نہ ہرا سکا اور تمام بودھ مذہب والے مجبوراً یا تو تبدیل مذہب یا جلاوطنی پر مجبور ہوئے یہ بیان جسقدر قابل مضحکہ ہے ظاہر ہے شنکر اچارج جنکے مددگار حکام وقت تھے بھلا بودھوں سے کیونکر ہارنے لگے تھے وہی مثل ہوئی ہوگی کہ "قاضی جی نے تو مجکو بہت ہرایا مگر میں ہاری ہی نہیں"۔ ہنٹر صاحب جو ہندوؤں کے بڑے طرفدار ہیں یہ لکھنے پر مجبور ہوئے کہ "بودھ مذہب کے مقلدین ہند سے جبراً نکالدیئے گئے تھے" آگے چلکر دوسری جگہ [illegible] کو یہ بھی لکھنا ہی پڑا کہ "کماریلا بھٹ نے فقط بودھ مذہب کے خلاف وعظ ہی نہیں کہا بلکہ ایک دکن کے راجہ کو یہانتک ان لوگوں کی ایذا رسانی پر آمادہ کیا کہ اس راجہ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ راس کماری سے کوہ ہمالہ تک بودھوں کے بوڑھوں اور بچوں تک کا قتل عام کر دیا جائے اور جو شخص قتل کرنے میں دریغ کریگا خود قتل کیا جائیگا"

اول تو ہمارے ہموطن برادران اہل ہنود کے یہاں علم تاریخ کی جیسی ناگفتہ حالت ہے مورخان عالم سے پوشیدہ نہیں کہیں مہینوں کے واقعات سیکڑوں بلکہ ہزاروں برسوں سے متعلق کیے گئے ہیں اور کہیں ہزاروں برسوں کے حالات کو چند برسوں میں ختم ہو جانا ظاہر کیا ہے علاوہ ازیں خاصکر بیچارے بودھ مذہب کی جلاوطنی کے حالات کو تو اسطرح پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بیچارے ڈیوڈ صاحب مصنف بودھ ازم کو یہ لکھنا پڑا کہ "ہندؤں نے بودھوں پر بیشک ظلم و زیادتی کی مگر تفصیل اسکی معلوم نہیں مگر اس ظلم و زیادتی کی روایت ہرگز بے بنیاد نہیں ہے" میں نے بھی اسوقت اگرچہ الماریوں اور صندوقوں میں سے کتابیں نکالکر اپنے سامنے ایک ڈھیر لگایا ہے مگر ہر ایک مورخ اہل ہنود کے فن تاریخ کی شکایت کرتا ہے اور تفصیلی حالات اس ظلم اور جلاوطنی کے دستیاب نہیں ہوتے۔ مذہب موسوی کے پیرو یعنی بنی اسرائیل پر بخت نصر کے ہاتھوں سے ملک شام میں جو ظلم و زیادتی ہوئی اوس سے بڑھکر ہندوستان میں بودھوں پر کماریلا بھٹ اور شنکر اچارج کے ہاتھوں سے مصیبت نازل ہوئی چونکہ عرب۔ شام و یونان وغیرہ ممالک کے لوگوں کو علم تاریخ سے قدیمی شوق رہا ہے اونکی ذریعہ سے بخت نصر کی زیادتیاں آج کے دن بھی بالتفصیل معلوم ہو کر ہمدردان بنی نوع انسان کو آٹھ آٹھ آنسو رلا رہی ہیں لیکن ہمارے اہل ہنود بھائیوں نے اس عظیم الشان واقعہ کو جو مہابھارت سے بھی بڑھکر قابل تذکرہ تھا اپنی عادت کی موافق مختصر کرتے کرتے بالکل صفر ہی بنانا چاہا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر روایت سے ثبوت بالتفصیل ثابت نہیں ہوتا تو کیا اصول درایت چلا چلا کر اس امر کو ثابت نہیں کرتے کہ ہندوستان میں ہندو بھگتوں کے ہاتھوں بودھوں پر وہ ظلم و زیادتی ہوئی کہ جسکے تصور سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ نمونہ قہر خداوندی یعنی بخت نصر [illegible] اور بنی اسرائیل کے معاملہ میں غور کرو۔ اسپین کے مسلمانوں کی تباہی اور عیسائیوں کے ظالمانہ سلوک کو تاریخ اسپین میں بغور مطالعہ کرو۔ کیا آج کے دن کوئی عیسائی اسبات کا دعوی کر سکتا ہے کہ اسپین میں اسلام اسلئے نابید ہوا کہ اوسمیں ذاتی کمزوری تھی اور اوسکے مقابلہ میں عیسائی مذہب اپنے اندر غیر معمولی دلفریبی رکھتا تھا کہ جسکے سبب مسلمان عیسائی ہو گئے یا خود اپنے مذہب کی کمزوری سے شرمندہ ہو کر ملک چھوڑ کر چلے گئے؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ہائے! مسلمان۔ تمام یورپ کے استاد مسلمان۔ آدم خوروں اور بت پوشوں کو انسان بنا دینے والے مسلمان اسطرح قتل کیے گئے کہ اسطرح آج کوئی شخص بھیڑ بکریوں کا قتل ہونا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی قسم کے واقعات بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر معاملات کیا بودھوں کو ہندوستان میں پیش نہیں آئے؟ ہاں نہیں نہیں ضرور بودھوں پر ایسے ظلم ہوئے عیسائیوں نے اسپین میں اگرچہ مسلمانوں پر بے نہایت زیادتیاں کیں

مراسلات

کھلی چٹھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے مکرم جناب مولوی کلیم اللہ صاحب ساکن مہیا سلام علیکم و رحمۃ اللہ - یہ آپ کی عین سعادت ہے کہ بظاہر اپنے واجب التعظیم استاد کی قبر کی زیارت اور فاتحہ پڑھنے کے ارادہ سے کبھی کبھی آ نکلتے ہیں مولانا مرحوم وہی بزرگ ہیں جن کو آپ از راہ فخر استاد الکل کہا کرتے ہیں اور آپ نے دس برس کے قریب ان کے تلمذ کا شرف حاصل کیا - افسوس زمانے کا انقلاب کہ جس خاندان میں آپنے اتنے سال زانوئے ادب تہ کیا - اسی پر اب کفر و ضلالت کا الزام لگاتے ہیں - حالانکہ اس الزام سے پہلے تحقیق شرط ہے مجھے آپ کی پچھلی ملاقات کے مقالات کا ذوق نہیں بھولا جب آپ نے فرمایا مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نام اور عیسےٰ یا مسیح کہائے یہ سخت گستاخی ہے - تو میں نے جواب دیا تھا - کہ آپ ہی اپنے تئیں کلیم اللہ کہلاتے ہیں مگر ایمان سے کہیے ؟ کیا آپ واقعی کلیم اللہ ہیں اور پھر آپ کو وہ درجہ حاصل ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کو بارگاہ ایزدی میں تھا ؟ اسی طرح میں چاہتا ہوں - کہ اس ملاقات پر میرے اور آپ میں جو مکالمہ ہوا اسے آپ کے مکرر غور کے لئے بے کم و کاست اخبار میں چھپوا دوں - تاکہ آپ اگر نہیں تو کوئی اور سعید روح ہدایت کے نور سے اپنا سینہ منور کرے -

سلسلہ کلام اسوقت شروع ہوا جبکہ آپ درود مستغاث علے الصباح پڑھ رہے تھے - تو میں نے عرض کیا تھا - کہ جب درود کے بارے میں نصوص موجود ہیں - تو کیا وجہ ہے کہ آپ ایک ایسا درود پڑھتے ہیں - جو رسول اللہ صلعم اور آپکے اصحاب تابعین سے ثابت نہیں ہوا - ہاں اسکی پشت پر کسی نے اعتبار جمانے کے لئے لکھ دیا ہو کہ اسے فلاں بی بی یا صحابی پڑھتے تھے - تو یہ قابل قبول نہیں - سوال تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں آیا ہے صلوا علیہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح صلوٰۃ بھیجیں ہم - تو جواب میں فرمایا اللھم صل علے محمد و علے آل محمد کما صلیت علے ابراھیم و علے آل ابراھیم انک حمید مجید - یا اور صیغے جو مروی ہیں اور جو صاحب سفر سعادت نے چھتیس کے قریب بیان کئے - ان کو چھوڑ کر کیوں شخص واحد کی رائے کو ترجیح دیگئی ہے - اور پھر ایک بار نہیں بلکہ اسے بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے کیا آپ رسول اللہ صلعم کے فرمائے ہوئے درود کو اس سے کمتر درجہ سمجھتے ہیں - معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اسپر ”مداومت“ اختیار کی پھر ”المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ“ اسکے کیا معنے سوائے اسکے کہ یہ مراد ہے کہ رسول اکرم صلعم فریاد رس خلائق ہیں - بارگاہ ایزدی میں تو ان آیات کا کیا جواب ہے ویقولون ھٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ (یونس) (یہ اللہ کے نزدیک ہماری سفارش کرنے والے ہیں -) قل للہ الشفاعۃ جمیعا - (۳) ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ (ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اسلئے کہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں ۳۳) (۴) ایک طرف ارشاد ہوتا ہے رسول اکرم صلعم کو قل انی لا املک لکم ضرا و لا رشدا (جن ۲۹) کہدے میں تمہارے نفع نقصان کا مالک نہیں دوسری طرف فرمایا ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظٰلمین (اور نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے نہ ضرر دے اگر تو ایسا کرے تو یقیناً ظالموں سے ہے) تعجب کہ باوجود ایسی صریح آیات کے آپ پھر بھی یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ پڑھنے کا فتوے دیتے ہیں اور خدا تو فرماتا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو (اگر تجھے کوئی تکلیف ہے تو اللہ کے سوا اس کا کھولنے والا کوئی نہیں) اور اسطرف ایاک نعبد و ایاک نستعین کے برخلاف اوروں سے امداد کے غول کی استعانت طلب کیجاتی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ کوئی وسیلہ تو چاہئیے - شاید یہ آیات نہیں سنیں - واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (جب میرے بندے میری نسبت پوچھیں تو کہدے میں قریب ہوں - دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں یا جواب دیتا ہوں جب وہ دعا کرے) اور نحن اقرب الیہ من حبل الورید - تم لوگ پکارتے ہو مدد کو جو ہزاروں کوس کے فاصلہ پہ ہے حالانکہ اپنی آواز دو کوس کے فاصلہ پہ بھی نہیں پہنچا سکتے اور چھوڑتے ہو اسکو جو شاہرگ سے نزدیک ہے افسوس ہاں اگر مستغاث سے مراد استغاثہ ہو تو کوئی اعتراض نہیں - پھر دلائل الخیرات نکلی اور ساتھ ہی ہمیں بتایا گیا کہ اس کے بعد قرآن مجید پڑھئیے یا حضرت اللہ کے کلام کو بشر کے کلام سے متاخر کرنے میں کیا حکمت تھی اور اس کلام اللہ میں کونسی برکت کی کمی تھی جو اس طرف رجوع کیا - خدا نے فرمایا وھذا کتاب انزلنٰہ مبارک (یعنی بڑی خیر و برکت والی) دوسری طرف ارشاد ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی - پس دین بھی کامل ہو چکا یعنی تقرب الی اللہ کا تمام ذریعہ بتا دیا گیا - اور نعمت بھی کامل ہو چکی - پس کونسی کسر دین اسلام میں باقی تھی کہ آپ کو دلائل الخیرات سے مدد لینی پڑی -

سوال یہ ہے کہ آپ کس برکت کے حاصل کرنے کے لئے یہ دلائل الخیرات پڑھتے ہیں جب بتائینگے پھر میں پوچھونگا کیا قرآن مجید کے پڑھنے سے وہ برکت حاصل ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو پھر اسکی کیا ضرورت ؟ اگر نہیں ہو سکتی تو یہ کمی ہوئی ہے یا نہیں مگر خدا فرماتا ہے - اتممت علیکم نعمتی - حدیث شریف میں آیا ہے الصلوٰۃ معراج المومنین - معراج تک جو کمالات انسانی ہیں وہ سب صلوٰۃ کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں پس ان ناقص ذریعوں کی طرف دوڑنے کی کیا حاجت اگر نماز سے یہ باتیں حاصل نہیں اگر نماز میں یہ لذتیں نہیں تو کسی کامل طبیب روحانی سے علاج کرائے - کیونکہ خدا تعالےٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا ومن اصدق من اللہ قیلا - اسکے بعد آپ نے نفل پڑھے تھے - جنمیں ایک کی نیت ذرا پکار کر کی تھی کہ دو رکعت نفل للوالدین میں نے پڑھ دیا تھا ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین - یعنی کامل مومن کا طریق تو یہی ہے کہ میری نماز - قربانی مرنا - جینا اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہے اور یہاں للوالدین پڑھی جاتی ہے - پھر اگر ایسا کرنا شروع ہوتا تو صحابہ ضرور ہی نبی کریم کے لئے ایسا کرتے کہ وہ انہیں والدین سے بھی زیادہ محبوب تھے اور ان کے محسن پھر اس بات کی بھی سند صحیح درکار ہے کہ نماز پڑھکر کسی کو بخشدیں تو اس کا ثواب کسی کو پہنچ جاتا ہے - اس کے بعد آپنے بعد از فراغت نوافل ہدایت شروع کی کہ نماز تراویح بیس رکعت پڑھا کرو - مگر میں نے تو صاف کر دیا تھا - کہ حدیث شریف میں ہے دیکھو بلوغ المرام عن عائشۃ ما کان رسول اللہ صلعم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علے احدیٰ عشر رکعۃ (متفق علیہ) یہاں پر بالخصوص رات کی نماز کا ذکر ہے - اور فی رمضان اسی لئے فرمایا تاکہ کسی کو یہ وہم نہ پڑے کہ آپ رمضان میں اس سے زیادہ نماز تراویح الگ پڑھتے تھے - اور اس قیام رمضان کا نام تراویح بھی بدعت ہے کسی حدیث صحیح میں یہ نام نہیں ملتا پھر آپ کوئی صحیح حدیث مرفوع متصل ہرگز ہرگز پیش نہیں کر سکتے جن سے بیس رکعت یہ نماز سنت موکدہ ثابت ہو سکے - حضرت ! آپکے مقتدا حنفیوں کے قبلہ و کعبہ امام ابن ہمام (جن پر سارا دلائل کا دارومدار ہے) نے فتح القدیر میں یہ لکھا ہے -

فحصل من ھٰذا کلہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ علیہ السلام و ترکہ بعذر افادانہ لولا خشیت ذالک لواظبت ولا شک فی تحقق الامن ذالک بوفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم فیکون سنۃ - وکونھا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین وقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی سنتھم ولا یستلزم کون ذالک سنۃ اذا السنۃ ما واظب بنفسہ الا بعذر وبتقدیر عدم ذالک القدر انما استفدنا انہ کان یواظب علے ما وقع منہ وھو ما ذکرنا فیکون عشرون مستحبا ذالک القدر منھا ھو السنۃ کالاربعۃ بعد العشاء مستحبۃ و رکعتان منھا سنۃ - اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قیام رمضان مع وتر گیارہ رکعت ہے اور بیس کو سنت خلفاء الراشدین کہدیں مگر اس سے بیس رکعت کا سنت ہونا لازم نہیں آتا - کیونکہ سنت وہ ہے جسپر بنفسہ آپ صلعم نے مواظبت فرمائی - غرض بیس رکعت میں سے آٹھ رکعت سنت ہوئیں - اور بارہ مستحب جیسے عشاء کے بعد چار مستحب ہیں اور دو انہیں سے سنت - پھر دیکھو بحر الرائق اور طحطاوی ان الدلیل یقتضی ان یکون السنۃ من العشرین ما فعلہ النبی صلعم والباقی مستحبا (یعنی بیس سے سنت اتنی ہوں جو نبی کریم صلعم نے خود پڑھیں اور باقی مستحب) وقد ثبت انہ ذالک کانت احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر کما ثبت فی الصحیحین من حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا (اور وہ گیارہ رکعت مع وتر جیسا کہ صحیحین میں ثابت ہیں)

باقی رہی یہ بات کہ یہ سنت الخلفاء الراشدین ہی۔ پہلے تو میرا یہ سوال ہے کہ یہاں پر خلیفہ کی فرداً فرداً سنت کیونکر مراد ہو سکتی ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو سنت کی بجائے سنن آتا۔ نیز بعض اقوال حضرت عمرؓ و دیگر خلفاء کے فرداً فرداً دونہ ہوتے۔ پھر سنت تو وہ ہے جس پر مواظبت کی ہو بنفسہ۔ پس کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ان چار خلفاء میں سے کسی ایک نے بھی یہ نماز تراویح پہلی رات جماعت کے ساتھ بیس رکعت پڑھی؟ مولانا! ہم تو مشکوٰۃ میں پڑھتے ہیں کہ حضرت عمر ایک رات مسجد کے پاس سے گذرے اور لوگ متفرق پڑھ رہے تھے آپ نے ایک قاری پر جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ دوسری رات پاس سے گذرے تو فرمایا نعم البدعة هذه۔ دیکھئے پھر بھی اس فعل کو بدعت ہی فرمایا معلوم ہوا۔ کہ رسول اکرم صلعم نے باین نیت نہ پڑھائی تھی۔ اور یہ تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ کہ یہ بدعت اصطلاحی معنے میں نہیں اس سے آگے بڑھ گئے والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون یرید آخر الیل۔ یعنے پچھلی رات پڑھنے والے پڑھکر سو رہنے والوں سے بہرحال افضل ہیں۔ اسی اثر کے مطابق کہ اس سے صحیح کوئی روایت قیام رمضان کے بارے میں نہیں۔ ہمارا مذہب ہے کہ حتی الوسع پچھلی رات پڑھنی چاہئے گھر میں۔ اور اگر سمجھیں کہ پچھلی رات نہیں پڑھی جا سکتی تو پہلی رات ہی ۱۱ رکعت باجماعت پڑھ لیں۔ کیونکہ ان نوافل کی جماعت بھی آ گئی ہے۔ پھر یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ خلفاء راشدین میں سے بھی کسی نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ کیا یزید بن رومان کی روایت پیش کرتے ہو بے شک کیجئے مگر کبیری میں دیکھ لو اسے ضعیف لکھا ہے۔ پس یہ کیونکر ہم پر حجت ہو نیز مفصلہ ذیل احادیث موطائے امام مالک میں ہیں۔

عن السائب بن یزید قال امر عمر بن خطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشر رکعة۔ ایسا ہی سنن سعید بن منصور میں ہے۔ سمعت السائب بن یزید یقول کنا نقوم فی زمان عمر بن الخطاب باحدی عشر رکعة (کہ ہم زمانہ عمر خطاب میں گیارہ رکعت سے قیام کرتے تھے۔ اور آپ نے ابی بن کعب کو گیارہ رکعت کا حکم دیا) اور یہ آپ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں نماز تراویح باین نیت بیس رکعت نہیں پڑھی جاتی رہی۔ موقوف۔ مرفوع کے حکم میں ہے یہ آپ کہا کرتے ہیں۔ مگر واضح ہو کہ موقوف حکماً ...... مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اب میں دیکھتا ہوں کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کے مخاطب اکثر جاہل رہے ہیں اسلئے آپ کہہ دیا کرتے ہیں "سب جھوٹ" مگر یاد رہے کہ اب آپ کا مخاطب اسی گلستان میں سے ہے۔ جس کے پھولوں کی آپ نے عمر کا ایک متعدبہ حصہ خوشبو سونگھی۔ بلکہ بقول میرے ایک دوست کے گلقند کھائی۔

اس سے آگے ہمارا سلسلہ کلام نزول مسیح بجسدہ العنصری کی قوی سے قوی دلیل کیطرف منتقل ہوا آپ نے فرمایا انا انزلناه فی لیلة القدر کے کیا معنے عرض کیا ہم نے اس قرآن کو اتارا۔ کہاں سے؟ خدا نے اپنی جناب سے۔ خدا کی جناب کہاں ہے؟ جہاں وہ ہے۔ خود بخود آپ نے کہدیا وہ تو آسمان میں ہے۔ اور آسمان ہی سے قرآن نازل ہوا! یہ کیسے؟ کیا خدا زمین پر نہیں اور کیا لکھا لکھایا قرآن مجید آسمان سے اتر آیا۔ آپ پوچھتے ہیں لوح محفوظ کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ کے معنے آپ نہیں سمجھے۔ لوح محفوظ تو علم الٰہی کا نام ہے۔ دوسرا اسکے یہ معنے بھی ہیں کہ قرآن مجید ہے اور لوح میں محفوظ ہے دیکھو مدارک فی لوح محفوظ من وصول الشیاطین محفوظ نافع صفة للقرآن ای من التغییر والتبدیل واللوح عند الحسن شیء یلوح للملائکة فیقرؤنه اور میرے نزدیک تو وہ لوح بھی مراد ہو سکتی ہے جن پر نبی کریم کے زمانے میں باین ہیئت و ترتیب قرآن مجید لکھا جاتا تھا۔ آپ بولے ہائیں باین ہیئت و ترتیب یہ تو حضرت عثمان کا کام ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں تو قرآن مجید یکجا نوشتہ موجود نہ تھا۔ میں نے کہا حضرت پھر ذلک الکتاب کیوں کہا گیا؟ اور وہ کتاب مسطور فی رق منشور (کتاب لکھی گئی بڑے چوڑے چھلکے کاغذوں میں) کیوں فرمایا لکھنے والوں کی یہ صفت کیوں فرمائی بایدی سفرة کرام بررة یعنے لکھنے والوں کے ہاتھوں جو کہ بزرگ اور نیک ہیں۔ آپ نے کہا یہ کام یعنی جمع تو عثمانؓ نے کیا میں نے عرض کیا اے حضرت خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان علینا جمعه۔ اور نبی کریم صلعم قرآن مجید لکھاتے جاتے۔ اور ساتھ ہی فرما دیتے یہ آیت یا سورۃ فلاں جگہ ہے اسی کے مطابق قرآن تیار ہوا اور حضرت عثمانؓ نے حرف اسکی نقلیں شائع کیں۔

خیر گفتگو تو نزول کے بارے میں ہے کہ انزلنا سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ چیز آسمان ہی سے گرے فرمایا "کیوں نہیں"؟ عرض کیا حضرت خدا تعالےٰ فرماتا ہے وانزلنا الحدید (ہم نے اتارا لوہا) اور وانزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج۔ (آٹھ جوڑے مویشی اتارے) اس حساب سے تو پھر یہ سب آسمان سے گرے ہونگے۔ آپ بڑے جزم سے فرماتے ہیں ہاں لوہا اور اونٹ وغیرہ سب آسمان ہی سے پہلی دفعہ گرے۔ میں نے پھر کہا کیا سچ مچ آسمان ہی سے گرے فرمایا "بے شک" میں نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا کیونکہ یہ بے شک خود ہی اپنا جواب ہے اور اس مقام پر میری خاموشی ہی موافق قول سعدی تھی۔ افسوس مولوی صاحب وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ بھول گئے اور پانی تو زمین پر ہی تھا وبث فیها من کل دابة وغیرہ آیات نیز وہ آیات جن سے "آدم" کا زمین سے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ غرض خود آدم علیہ السلام تو زمین سے بنیں اور مویشی وغیرہ سب آسمان سے اتریں۔ کچھ تعجب نہیں اگر مولوی صاحب کہدیں۔ آدم علیہ السلام کا بت بھی آسمان پر ہی بنا تھا برخلاف آیت منها خلقناکم اور انی جاعل فی الارض خلیفه غالباً جنت کے لفظ سے دھوکا کھا ہوگا حالانکہ یہ وہ جنت نہیں کیونکہ وہ لا یسمعون فیها لغواً ولا کذاباً کا مصداق ہے اور یہاں آدم علیہ السلام نے سب کچھ سنا پھر میں نے کہا اچھا قد انزلنا علیکم لباساً یہ لباس بھی آسمان سے اترا ہوگا۔ فرماتے ہیں ہاں۔ بنا بنایا۔ آدم علیہ السلام پر آسمان سے اترا (طفقا یخصفان علیهما من ورق الجنة بھول گئے) میں نے کہا مولانا یا بنی آدم اس سے پہلے ہے اور علیکم فرمایا۔ یواری سوآتکم ساتھ ہی آیا ہے لیکم سوآة ابیکم۔ پس اب بولئے۔ آپ خاموش رہ گئے۔ میں نے کہا۔ وان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم یہ ننزله کہ ہم اتارتے رہتے ہیں اس کے متعلق آپ کا کیا جواب ہے کیا سب خزینے آسمان سے دمبدم گرتے رہتے ہیں یا کبھی گرے؟ پھر سنئے انزل الله الیکم ذکراً رسولاً۔ خدا نے تمہاری طرف یاد دلانیوالا رسول نازل کیا۔ یہ رسول اکرم صلعم کی نسبت فرمایا کہئے وہ آسمان سے نازل ہوئے؟ آپ نے غصے ہوکر کہا وہ تو مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ نزول کے ایک حقیقی معنے ہیں ایک تاویلی یہاں مکہ میں پیدا ہونے کے لئے اصل معنے نہیں لئے میں نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے نزول کے معنے یہی نہ لئے جائیں جنہیں آپ تاویلی کہتے ہیں اور میرے خیال میں عین محاورہ کے موافق ہیں۔ پھر انزلنا رسول اکرم صلعم کی نسبت تو قرآن مجید میں آیا ہے مگر مسیح موعود کی نسبت تو قرآن مجید میں کہیں نہیں۔ آپ نے کہا احادیث میں ہے میں ...... نے کہا جہاں ہے وہیں ساتھ امامکم منکم قرینہ صارفہ (آپکے مذاق کے مطابق تاویلی معنے لینے کے لئے موجود ہے) آپ نے کہا ابن مریم بھی تو ساتھ ہی ہے میں نے کہا مگر ابن مریم تو وفات پا چکا۔ آپ بولے وہ تو آسمان پر ہے وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه۔

عرض کیا۔ مگر کیا اللہ صرف آسمان پر ہے۔ فرمایا وہی اسکے ملائکہ کا مقر ہے میں نے کہا بیشک مگر خدا کا مقر تو نہیں آپ نے کہا زمین تو لعنت کی جگہ ہے۔ اور خدا فرماتا ہے رفعه الله الیه میں نے کہا آپ کو چاہئے تھا کہ لعنت کا مقام زمین کو کہتے ہوئے سوچ لیتے کہ اسی میں ہمارے نبی اکرم صلعم تمام جہان کے سردار کا جسد مبارک مدفون ہے مولوی صاحب! بڑے شرم کی بات ہے کہ کل نبیوں کا سردار تو زمین میں مٹی کے نیچے ہو اور موسوی امت کا خلیفہ دو ہزار برس سے آسمان پر جا گزیں ہو آپ نے کہا۔ ہمارے نبی صلعم بھی تو آسمان پر گئے۔ میں نے کہا آپ کا اشارہ معراج کی طرف ہے مگر وہ تو ایک تھوڑی سی مدت میں ہی گذر گیا کہاں ایک قلیل عرصہ اور کہاں یہ بیس صدیوں کا زمانہ۔ جو ولکم فی الارض مستقر اور فیها تحیون اور منها خلقناکم (یعنی اسی مٹی سے تمہاری پیدائش دمبدم ساتھ ساتھ ہوتی رہتی ہے) نصوص بینہ قرآنی کے خلاف ہے۔ اور پھر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ نبی کریم صلعم اس جسد خاکی کے ساتھ آسمان پر گئے آپ بولے سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً سے ثابت ہے میں نے کہا یہ آیت تو آپ کا مطلب ثابت نہیں کرتی کیونکہ اسمیں تو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جانے کا ذکر ہے جو خواہ بلین جسد ہو تو بھی سفر نہیں۔ اسپر آپ گھبرائے اور مجھے پوچھنا شروع کیا۔ سبحان کیسا ہے۔ میں نے کہا اس سوال سے آپ کی یہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ سبحان